سبت بائبل اسباق

بڑوں کیلئے

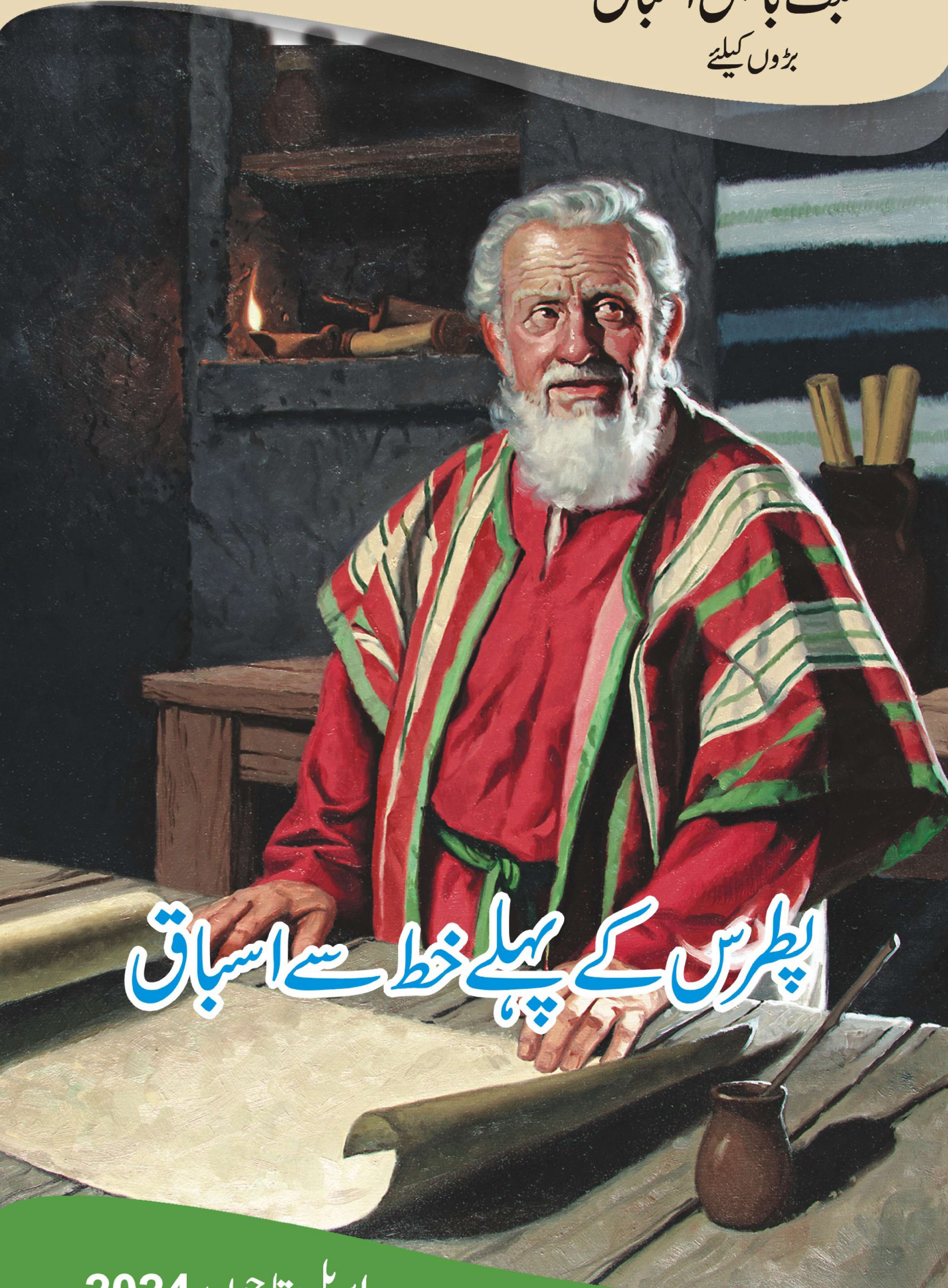

پطرس کے پہلے خط سے اسباق

اپریل تا جون 2024ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1-	یسوع مسیح کا ایک شاگرد	5
2-	اجنبی	10
3-	خدا کے فرمانبردار بچے	15
4-	خدا کا کلام	20
5-	زندہ پتھر	26
6-	دُنیا کے سامنے گواہی	31
7-	خاوندوں اور بیویوں سے اپیل	36
8-	مسیحی کا رویہ	41
9-	بپتسمہ کی ہر ایک کو ضرورت ہے	47
10-	ایک نئی زندگی بسر کرنا	52
11-	پُر جوش محبت	57
12-	کلیسیا کے رہنماؤں سے ایک اپیل	62
13-	سنجیدہ بنو، بیدار رہو	67

پیش لفظ

ہم میں سے کون ہے جس نے صاف گو شاگرد پطرس جیسے حالات کا سامنا نہ کیا ہو۔ اُسکی انسانیت ایسی تھی جس سے ہمارا کسی نہ کسی طرح سے تعلق ضرور ہے۔ اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کیلئے فوری رضامندی کا جوش ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ غلطیاں کرنے کے بعد گر کر سنبھلنا ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اُس کی خدا کی رہنمائی نے اُسے پیغامبری تک پہنچایا جس سے اُس کے دو خطوط کلام پاک کا حصہ بننا ضروری تصور کیئے گیئے۔

ان اسباب کی وجہ سے دُنیا بھر کے سبت سکول کے طلبا پطرس کے پہلے خط کا مطالعہ کریں گے جو اِن آزمائشی اوقات میں سچائی کا نمونہ ہے۔

پطرس کے خط کا ایک مرکزی نقطہ یہ ہے کہ اس سے اس تاریک دُنیا میں خدا کے لوگ گواہی کیلئے مسیح کا بدن بنانے کیلئے زندہ بدن بن سکتے ہیں۔

روح القدس کے زیر خدمت بحالی اور اصلاح ہونی چاہیے۔ بحالی اور اصلاح دو مختلف چیزیں ہیں۔ بحالی روحانی زندگی کی تجدید ظاہر کرتی ہے۔ ذہن اور دل کی طاقتوں میں بیداری یعنی روحانی موت سے جی اُٹھنا۔ اصلاح کا مطلب ہے تصورات، نظریات، عادات اور اعمال میں تبدیلی۔ اصلاح سے راستبازی کے پھل اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے جب تک وہ روح کی بحالی سے جُڑی نہ ہو۔ بحالی اور اصلاح کو مقررہ کام کرنا ہے اور یہ کام مخلوط ہونا چاہیے۔

ایک دلچسپ شہادت آپ میں روحانی بڑھوتی پیدا کرے گی اگر آپ پطرس کے پہلے خط کا مطالعہ کریں۔ میرے بھائیو! اگر آپ ایسا کرینگے تو خدا میں ایک مضبوط انسان بن جائیں گے۔ آپ میں لیاقت ہے کہ آپ اُسکی خدمت کیلئے مخصوص کیئے جائیں۔ اگر آپ اپنے آپکو مسیح کے سپرد نہیں کرتے تو آپکی لیاقت آپکے لئے اور دوسروں کیلئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ وہ مسیح سے دور جا سکتے ہیں۔

کلیسیا کے ممبران کیلئے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں مسیح کیلئے پُر جوش ہونا ہوگا، زیادہ حلیم، زیادہ صابر، زیادہ مہربان اور ہر پہلو سے مسیح کی طرح۔ اپنے کردار سے اُنہیں فضل کی طاقت کا اظہار کرنا ہوگا۔ خدا حکم دیتا ہے کہ آپ اس اہم کام کیلئے وسیلہ بن جائیں۔ کیا آپ مسیح کے ساتھ کام کرینگے؟ کیا آپ خدا کے فرمانبردار ہونگے جس نے آپکو خریدا ہے؟ کیا آپ معمولی اہمیت کے کاموں کو گوشہءِ گمنامی میں ڈال دینگے؟ آپکو بڑے ایمان سے اور کھلے دل سے بپتسمہ لینا ہوگا۔ ابدی اہمیت کی چیزوں کی تعظیم کریں۔

مطالعہ کے دوران خدا ہم سب کی مدد کرے کہ ہم اسے دل سے قبول کریں۔

جنرل کانفرنس شعبہءِ سبت سکول

سبت،اپریل 2024,6

پہلے سبت کا چندہ نارنگ منڈی پاکستان عبادت گاہ کیلئے

سیونتھ ڈے ایڈوینٹسٹ ریفارم موومنٹ کا پیغام پاکستان میں بیسویں صدی کے اختتام میں پہنچا۔ پاکستان کی کُل آبادی قریباً ساڑھے چوبیس کروڑ ہے۔ اکثریت کا مذہب اسلام ہے۔ (96.47%)اس کے بعد ہندو(2.17%) پھر مسیحیت (1.27%) پھر دوسرے مذاہب(0.11%)

ہمارا ملک افغانستان، چین، بھارت، بحیرہ عرب اور ایران سے گھرا ہوا ہے۔ مقامی پیداوار میں زراعت کا حصہ 20.9 فیصد ہے۔ پاکستان کی معیشت کا شمار کم آمدنی والے ممالک میں ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے مطابق اور بین الاقوامی بنک کے مطابق اس کا شمار غریب ممالک میں ہوتا ہے۔

نارنگ منڈی کا شہر ضلع مُریدکے میں ہے جو پنجاب کا حصہ ہے۔ اس ضلع کی کل آبادی 500,000 ہے۔ اپنے بھائیوں کی کلیسیائی سرگرمیوں کی ترقی کیلئے یہاں سیمینار اور دوسری ترقیاتی پروگرام کروائے ہیں۔ آفات کے وقتوں میں بھی ہم نے مسیح پر اپنے ایمان کو قائم رکھا ہے۔ ہماری سرگرمیاں ملک بھر میں پھیل چکی ہیں۔ ہم خدا کے کام کو، مشنری کام کو بڑھاتے ہوئے صحت کی تعلیم اور رہنما بننے کے تعلیمی مراکز پر کام کر رہے ہیں۔ اسکے علاوہ پرانی عبادت گاہوں کی مرمت بھی کر رہے ہیں۔

خدا اپنے لوگوں سے مخاطب ہے، شہروں میں جاؤ اور سچائی کو سادگی اور ایمان سے بیان کرو۔ دلوں کو متاثر کرنے کیلئے روح القدس آپکی کوششوں میں مدد کریگا۔ اپنے پیغام میں اجنبی خیالات کا اظہار نہ کریں۔ مسیح کی خوشخبری سادہ الفاظ میں بیان کریں جو سب سمجھ سکیں۔ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ دونوں تیسرے فرشتے کے پیغام کو سمجھ سکیں اس لئے سادگی سے تعلیم دو۔

سخی بن کر چندہ دیں۔ خدا کے کام کیلئے سوچ بچار سے کام لیا جائیگا۔ جو کچھ ہمارے ہاتھوں میں آئیگا اُسکے ساتھ انصاف برتا جائے گا۔ بھائیو، بہنوں، نوجوانوں سخی دل سے عطیات دیں۔ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔(2 کرنتھیوں 7:9)

پاکستان کی اس کلیسیا کے بھائی بہنوں کی طرف سے

سبق نمبر 1　　　　سبت، اپریل 2024,6

یسوع مسیح کا ایک شاگرد

حفظ کرنے کی آیت: ''یسوع نے کہا'' شمعون! شمعون! دیکھ شیطان نے تم لوگوں کو مانگ لیا تا کہ گیہوں کی طرح پھٹکے۔لیکن میں نے تیرے لئے دُعا کی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے اور جب تو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا''۔ لُوقا 31,32:22

الٰہی طاقت پر مکمل بھروسہ کر لینے کے بعد پطرس کو چرواہا بننے کی بلاہٹ آئی۔اور جب تک اُس نے اپنی کمزوری کو نہ سیکھ لیا اُسے معلوم نہ ہوا کہ مسیح پر ایمان کیلئے ایماندار کی ضرورت کیا ہے۔

اتوار　　　　مارچ 31

1- مسیح کی بلاہٹ کا جواب دینا

الف۔مسیح کے ساتھ شمعون پطرس کی پہلی ملاقات کے بارے بتائیں۔یوحنا 1:42-40

....

اندریاس اپنے دل میں بھری خوشی کو بانٹنا چاہتا تھا۔اُس نے اپنے بھائی شمعون کو ڈھونڈا اور اُس سے کہا ہمیں مسیح مل گیا ہے۔شمعون نے مزید آواز کا انتظار نہ کیا۔اُس نے بھی یوحنا اصطباغی کی تبلیغ سُن رکھی تھی اور وہ نجات دہندہ کی طرف دوڑا۔مسیح کی نظریں اُس پر پڑیں اور اُس نے اُس کے کردار اور زندگی کی تاریخ کا جائزہ لیا۔اُس کی محرک فطرت، اُسکا ہمدردی بھرا دل، اُس کی خواہش اور خود اعتمادی، اُس کے گرنے کی تاریخ، اُس کی توبہ، اُس کی محنت اور اُسکی شہادت کی موت کو پڑھا گیا۔

ب۔کن حالات میں مسیح نے پطرس اور اُسکے بھائی کو باقاعدہ شاگرد بننے کی بلاہٹ دی؟ متی 4:20-18

....

ان دونوں کا بلاتوقف، بغیر سوال کیئے، مزدوری (تنخواہ) کے وعدہ کے بغیر فرمانبرداری غیر معمولی بات تھی۔لیکن مسیح کے الفاظ میں دعوت نامہ تھا جس کے ساتھ حرکت دینے والی طاقت بھی تھی۔ مسیح نے ان حلیم ماہی گیروں کو اپنے ساتھ ملایا، شیطان کی خدمت سے نکالا اور خدا کی خدمت میں مصروف کیا۔

2- ایک سنجیدہ اور جوشیلا شاگرد

الف۔شاگرد بنتے ہی پطرس نے اپنے آپکو کیسا محسوس کیا؟ لوقا 8:5

....

مسیح کے دور میں لوگوں کے مذہبی رہنما اپنے آپکو بہت زیادہ روحانی سمجھتے تھے۔فریسی کی دُعا 'اَے خدا! میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ میں باقی آدمیوں کی طرح نہیں ہوں' اُس کی ذات اور مرتبہ کو ظاہر کرتی ہے بلکہ پوری قوم کو۔لیکن جو ہجوم مسیح کو گھیرے ہوئے تھا اُن میں سے کچھ کو اپنی روحانی غربت کا علم تھا۔جب معجزانہ طور پر بڑی مقدار میں مچھلیاں پکڑی گئیں تو مسیح کی الٰہی طاقت ظاہر ہوئی، پطرس نجات دہندہ کے قدموں میں گر پڑا اور کہا 'اے خداوند میرے پاس سے چلا جا کیونکہ میں گنہگار آدمی ہوں۔(لوقا 8:5) پہاڑ پر جو ہجوم موجود تھا اُن میں راستباز بھی تھے جو یہ محسوس کرنے لگے کہ وہ تو کمبخت،خوار،غریب،اندھے اور ننگے ہیں۔

ب۔پطرس، مسیح کو کیا سمجھنے میں یقین رکھتا تھا؟ متی 16:16-13

....

آغاز سے ہی پطرس مسیح کو مسیحا ہونے پر اعتقاد رکھتا تھا۔بہت سے جنہوں نے یوحنا اصطباغی کی تبلیغ سے مائل ہوکر مسیح کو قبول کر لیا تھا یوحنا کی خدمت پر شک کرنے لگے جب وہ گرفتار ہوا اور مار دیا گیا۔اب اُنہیں شک ہوا کہ مسیح ہی مسیحا ہے۔شاگردوں میں سے بہت سے جو گرمجوشی سے توقع رکھتے تھے کہ مسیح داؤد کے تخت پر بیٹھے گا اُسے چھوڑ گئے کیونکہ اُنہیں معلوم ہو گیا کہ اُس کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔ لیکن پطرس اور اُس کے ساتھی وفادار رہے۔بعض جو کل تعریف کرتے تھے آج منکر ہیں لیکن اُنہوں نے نجات دہندہ کے سچے پیروکاروں کو برباد نہیں کیا۔پطرس نے کہا 'تو مسیح ہے زندہ خدا کا بیٹا۔اُس نے مالک کی شاہی عزت کیلئے تاج کا انتظار نہ کیا اور اُسے اُسکی فروتنی میں قبول کیا۔

یسوع نے جواب میں کہا 'تو شمعون ہے، یہ بات گوشت اور خون نے تجھ پر ظاہر نہیں کی بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔

جس سچائی کا پطرس نے اعتراف کیا وہ ایمانداروں کے ایمان کی بُنیاد ہے۔اسکو مسیح نے بھی ابدی زندگی کہا ہے۔پطرس کی اپنی حکمت اور علم نے یہ ظاہر نہیں کیا تھا۔انسانیت اسے کر ہی نہیں سکتی۔

خدا کی گہرائی کی باتیں روح القدس ہم پر ظاہر کر سکتا ہے۔پطرس کو محسوس ہو گیا کہ مسیح کا جلال شہادت تھی جس نے خدا کے متعلق سکھایا۔

3- جواب دینے کیلئے مشتاق

الف۔ بائبل سے کونسی مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ پطرس کا ذہن متلاشی تھا اور سکھاتی ہیں کہ اسی قسم کے رویہ سے ہم بڑھ سکتے ہیں؟ متی 27:19;21:18;15:15 مرقس 3,4:13

....

پاک کلام کے مطالعہ کے علاوہ کوئی مطالعہ آپکے خیالات، احساسات اور آرزو کو سرفراز نہیں کرسکتا۔ یہاں ہم موجودہ زندگی کو بہتر بنانا اور مستقبل کی زندگی کو محفوظ بنانا سیکھ سکتے ہیں۔ کوئی دوسری کتاب ذہن کے سوالوں کو اور دل کو خواہش کو مطمئن نہیں کرسکتی۔ بائبل کا علم حاصل کر کے انسان جہالت اور ذلت کی انتہائی گہرائیوں سے نکل کر خدا کے بچے بن سکتے ہیں۔

تعلیم دینے کی طاقت کیلئے بائبل کا کوئی حریف نہیں۔ مکاشفہ کی حیرت انگیز سچائیوں کو سمجھنے کیلئے اس میں تمام خوبیاں ہیں۔ اگر بڑے نظریوں کو نکال کر صرف سُنی سنائی باتوں پر دھیان دیں تو یہ مختصر ہو جائے گی۔ اگر مشکل مسائل کو گرفت میں لینے کی یا مشکل سچائیوں کو سمجھنے کیلئے وسعت دی جائے تو بڑھنے کی طاقت کھو دے گی۔

متلاشی لوگ مسیح کے سکول میں آسانی سے وہ کچھ سیکھ سکتے ہیں جو اُنکی موجودہ اور ابدی بھلائی کیلئے ثبوت ہوگی۔

ب۔ جب کہ روحانی باتوں کو دریافت کی خواہش کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ (یوحنا 39:5) تو صحت مند شوق کی حد کب ہوتی ہے؟ استثنا 29:29

....

شیطان مسلسل اس تلاش میں ہے کہ بے ادبی کے شوق کی ترغیب دی جائے۔ بے آرامی پیدا کرنے والے تجسس کی خواہش ہو جو الٰہی حکمت اور طاقت کے رازوں میں مداخلت کرے۔ اس تحقیق کی کوشش میں کہ خدا کس بات سے باز رکھنا چاہتا ہے بے شمار لوگ اُن سچائیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ظاہر کی گئی ہیں اور نجات کیلئے ضروری ہیں۔

ہمیں دلیری سے اُس پردے کو ہٹانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے جسکے پیچھے اُس کی عظمت چھپی ہوئی ہے۔ یہ اسکے فضل کا ثبوت ہے کہ اُس کی طاقت چھپی ہوئی ہے اور وہ رازوں اور پوشدگی کے بادلوں میں ڈھانپا ہوا ہے کیونکہ اُس پردے کو جس میں الٰہی موجودگی ہے ہٹانے کا مطلب ہے موت۔

4- تھوڑا ایمان، بہت خوداعتمادی

الف۔ پطرس کے ایمان کے ذریعے چلنے کے پہلے تجربہ سے ہمیں کیا سیکھنا چاہیے؟ متی 14:31-28

....

پطرس کو اپنی نظریں اوپر مسیح کی طرف اُٹھانی چاہیے تھیں لیکن اُس نے نیچے تکلیف دہ لہروں کو دیکھا اور اُس کا ایمان ناکام ہو گیا۔

جب تک وہ سرفراز کئے گئے نجات دہندہ کو دیکھنا اپنی زندگی کا مقصد نہیں بنا لیتا اور ایمان کے ذریعے اُن خوبیوں کو قبول نہیں کرتا جن کا اُسے استحقاق حاصل ہے گنہگار بچایا نہیں جا سکتا جس طرح پطرس اگر وہ اپنی نظریں مسیح پر جمائے نہ رکھتا۔ اب شیطان کا یہ پختہ ارادہ ہے کہ وہ مسیح کے چہرے کو ڈھانپ دے تاکہ آدمیوں کو آدمی پر نظر رکھنے کی رہنمائی کرے۔ سالہا سال سے کلیسیا آدمی پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اُس سے بہت کچھ کی توقع ہے، مسیح پر نظر نہیں جس میں ابدی زندگی کا چشمہ ہے۔

ب۔ پطرس مسیح کے ساتھ لمبا عرصہ رہا، اُس نے اپنے آپکو اصلیت سے بڑھ کر کیسے سمجھا اور اُس میں بڑی آزمائشوں کی مزاحمت کیسے آئی؟ متی 26:35-33, 75-69

....

گھمنڈ اور خود پر بھروسہ انسان کیلئے بہت خطرناک ہے اور خدا کیلئے نازیبا۔ تمام گناہوں میں سے یہ سب سے مایوس کن اور لاعلاج ہے۔

کسی شاگرد کی تاریخ مسیح کی تربیت کا طریق کار نہیں بتاتی جتنا پطرس کی تاریخ۔ وہ دلیر، اودھمی، خوداعتماد، دریافت کرنے میں تیز، عمل کیلئے پیش پیش اور جوابی کاروائی کیلئے تیار رہتا پھر بھی معاف کرنے میں سخی۔ پطرس اکثر غلطیاں کرتا تھا اور اکثر اُسے ملامت کی جاتی تھی۔ نجات دہندہ نے اپنے سخت شاگرد کو صبر اور امتیازی پیار کا سلوک کیا تاکہ اُسکی خوداعتمادی کی پڑتال ہو اور اُسے تابعداری اور بھروسہ سکھایا جائے۔

سبق حصوں میں سیکھا گیا، خود یقینی کو چھیڑا نہ گیا۔

پطرس کا تجربہ سب کیلئے سبق تھا۔ خود پر بھروسہ آزمائش کیلئے شکست ہے۔ برائی کے خلاف زیادہ محنت کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اسے مسیح نہ روک سکا۔ لیکن جب لہریں پطرس کو ڈبونے کو تھیں اُسکا ہاتھ بڑھا تاکہ اُسے بچائے، اسی طرح جب گہرے پانی کسی روح تک پہنچتے ہیں تو اُسکا پیار اُنکے بچاؤ کیلئے بڑھتا ہے۔

ج۔ بہت سالوں تک کلیسیا کا ممبر ہو کر بھی ایمان کی مضبوطی کی گارنٹی کیوں نہیں؟
رومیوں 11:22-20; اکرنتھیوں 10:12;8:2

....

5- تبدیل شدہ پیغمبر

الف۔خدا ہمیں ہمارے راستے پر چلنے سے کیوں نہیں روکتا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا انجام گناہ ہوگا یا شرمندگی؟ یسعیاہ 17:18; لُوقا 31,32:22

مسیح کا انکار کرنے سے پہلے مسیح نے پطرس سے کہا تھا جب تو رجوع کرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا۔(لُوقا 32:22) یہ الفاظ بڑے کارگر تھے کیونکہ پیغمبر کو ایمان لانے والوں کے ساتھ ایسا ہی کرنا تھا۔اس کام کیلئے پطرس کا اپنا گناہ کرنے کا تجربہ، اُسکے مصائب اور توبہ نے اُسے تیار کیا تھا۔جب تک اُس نے اپنی کمزوری کے بارے نہ سیکھا وہ ایماندار کے مسیح پر ایمان کی ضرورت کے بارے نہ سیکھ سکا۔اب اُسے قبول کرلیا گیا اور وہ بھیڑ بکریوں کی جو اُس کے سپرد کی گئیں اسی طرح پرورش کرسکتا تھا جس طرح مسیح۔

ب۔بعد کے سالوں میں پطرس نے اپنے خطوں کے ذریعے آزمائش میں پڑے ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کیسے کی؟ 1 پطرس 14:3؛14:4-12

یہ خطوط ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ایسے شخص نے لکھے ہیں جو مسیح اور اُس کی نسل کی تکلیفات میں شامل تھا۔جس کی زندگی فضل کی ذریعے مکمل تبدیل ہوئی اور جس کی ابدی زندگی کی اُمید یقینی تھی۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- جب میں مسیح کی آواز زندگی کے مختلف حالات میں سُنتا ہوں، میں کس یقین سے اس کا جوش سے جواب دے سکتا ہوں جس طرح پطرس نے دیا؟

2- جب میری پیشہ ورانہ مسیحی زندگی کے سال لمبے ہوتے جا رہے ہیں، مجھے کیا کبھی بھی بھولنا نہیں چاہیے؟

3- اس پریشانی کے دور میں مجھے اپنی فطری دریافت کرنے کی خواہش کی ضرورت کو کہاں لگانا ہے اگر مجھے ابدی نجات حاصل کرنا ہے؟

4- زندگی کے کس پہلو میں خود اعتمادی اور خود کفالت کے ذریعے خطرہ ہوسکتا ہے؟

5- جب میں غلطی کرتا ہوں تو اُس تجربہ سے مثبت اسباق کیسے حاصل کرسکتا ہوں؟

سبق نمبر 2 | سبت، اپریل 13, 2024

اجنبی

حفظ کرنے کی آیت: ''اس کے سبب سے تم خوشی مناتے ہو۔اگرچہ اب چند روز کیلئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔'' اپطرس 6:1

ہم اس زمین پر مسافر ہیں، اجنبی ہیں۔ہم اپنے ذرائع کو ایسی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے خرچ نہ کریں جن سے خدا نے ہمیں روک رکھا ہے بلکہ ہم اپنے میل جول رکھنے والوں کیلئے نمونہ بنیں اور اپنے ایمان کی صحیح نمائندگی کریں۔

آپکا اثر دوسروں پر اس پاکیزگی سے ہو جو خدا کو پسند ہے۔

اتوار | اپریل 7

1- خاص سامعین کے نام ایک خط

الف۔پطرس نے اپنے پہلے خط میں ایشیا میں پھیلے مسیحیوں کو کس طرح خطاب کیا؟ اپطرس 1:1

....

ب۔اگرچہ مسیح کے پیروکار اس دُنیا میں اجنبی ہیں پھر بھی خدا اُنہیں کس نظر سے دیکھتا ہے؟

اپطرس 1:2;2:9; افسیوں 19:2

....

خدا کے لوگ، سچے اسرائیل اگرچہ بہت سی قوموں میں پھیلے ہوئے ہیں اُن کا اس زمین پر قیام چندروزہ ہے۔اُنکی شہریت آسمان پر ہے۔

خدا کے خاندان میں شامل ہونے کیلئے شرط اس زمین پر ہی ہے، کہ وہ اپنے آپکو ہر قسم کی آلودگی کے اثرات سے الگ رکھیں۔خدا کے لوگوں کا بُت پرستی کی کسی قسم سے تعلق نہیں ہونا چاہیے۔اُنہیں اعلیٰ معیار تک پہنچنا ہے۔ہمیں دُنیا سے فرق نظر آنا ہے اور پھر خدا کہتا ہے، 'میں تمہیں اپنے شاہی خاندان کا ممبر بنا کر بلاؤں گا۔آسمانی بادشاہ کی اولاد'۔سچائی پر ایمان رکھنے والوں کی طرح ہمیں عمل میں گناہ اور گنہگار سے واضح نظر آنا ہے۔ہماری شہریت آسمان پر ہے۔

ہمیں خدا کے وعدوں کی قیمت کو زیادہ واضح طور پر محسوس کرنا ہے جو خدا نے ہم سے کئے ہیں۔ہمیں اُس عزت کی گہرائی سے تعریف کرنی ہے جو اُس نے ہمیں دی ہے۔

2- خدا کے چُنے ہوئے

الف۔ جب پطرس ہمیں خدا کے چُنے ہوئے کہتا ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ چُنے گئے تو پھر کھو نہیں سکتے؟ یوحنا 16:15 کا لوقا 6:16-13;9,8:3; یوحنا 6:71-70; یعسیاہ 8,9:41; رومیوں 11:23-20 سے موازنہ کر کے تشریح کریں۔

....

جب ہمارے مالک نے یہوداہ کو چُنا تو اُس کے بارے کوئی مایوسی نہ تھی۔ اُس میں اچھی صفات بھی موجود تھیں۔ کام میں مسیح کے ساتھ تعلقات سے اور مسیح کی گفتگو سے اُس کے پاس موقع تھا کہ وہ اپنی غلطیوں پر نظر کرے۔ جو حیثیت مسیح نے اُسے دے رکھی تھی اُسے اپنے لالچی مزاج کو صحیح کرنے کا موقع تھا۔ وہ غریبوں کیلئے جمع کئے ہوئے ذرائع اور دوسرے اخراجات پر کم خرچ کرتا تھا۔

معمولی رقم یہوداہ کیلئے مسلسل آزمائش تھی۔ اس لالچ کی وجہ سے ہمارے نجات دہندہ نے اُسے ملامت بھی کی۔ اس کا دل پھڑ کنے لگا اور اُس نے اپنے مالک کو معمولی رقم کے بدلے دھوکا دینا منظور کر لیا۔ سبت ماننے والوں میں بھی ایسے ہونگے جو یہوداہ سے زیادہ سچے نہیں ہونگے۔

ب۔ چناؤ کس اصول پر "بنایِ عالم سے پیشتر" قائم ہوا؟ 2 پطرس 9:3; ا تمتھیس 4:2; افسیوں 4,5:1

....

باپ جو انسانوں کے درمیان رہتا ہے اپنے چنیدہ لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکو مسیح نے اپنے خون کی قیمت سے خریدا ہے۔ چونکہ وہ خدا کے فضل سے مسیح کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ فرمانبردار بچوں کی طرح نجات کیلئے چُنے جاتے ہیں۔ جو کوئی اپنے آپکو چھوٹے بچوں کی طرح حلیم بنائے گا اور خدا کے حکموں پر عمل کریگا بچوں جیسا معصوم ہو کر وہ خدا کے چنیدہ میں ہوگا۔

ج۔ ہمیں اپنے چُناؤ کو محفوظ کرنے کیلئے اور یہوداہ کے افسوسناک انجام کو دہرائے جانے سے بچنے کیلئے کیا کرنا چاہیے؟ 2 پطرس 1:10;17:3; ا یوحنا 2,3:3

....

اگر ہم خدا کی مقرر کردہ شرائط پر عمل کریں تو نجات کیلئے اپنے چناؤ کو محفوظ کر لیں گے۔ اُس کے حکموں پر مکمل عمل کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم خدا سے پیار کرتے ہیں اور گناہ سے مکمل دُور۔

3- حوصلہ افزائی کیلئے الفاظ

الف۔ ہمیں اپنے چناؤ کیلئے اور نجات کو مقرر کرنے کیلئے کس کی تعریف کرنی چاہیے اور کیوں؟
1 پطرس 3:1; زبور 18,19:72

....

اپنے پہلے خط کے شروع میں بزرگ خادم نے اپنے خدا کو تعریف اور شکر گزاری کیلئے خراج پیش کیا ہے۔ ''خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو''۔

ب۔ سخت مصائب کا سامنا کرنے والے بھائیوں کیلئے پطرس کن الفاظ میں تسلی دیتا ہے؟
1 پطرس 3:1 (آخری حصہ) عبرانیوں 26:11

....

زمینی ورثہ جسے نیا بنا دیا گیا کو یقینی حاصل کرنے کی اُمید میں ابتدائی مسیحی سخت آزمائش اور مصیبت میں بھی خوش تھے۔ پطرس نے لکھا 'خوشی مناؤ اگر چہ اب چند روز کیلئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غم زدہ ہو'۔

ج۔ خدا اپنے چنیدہ پر آزمائشیں، رنج اور آفات کیوں آنے دیتا ہے؟ 1 پطرس 6,7:1; متی 11,12:5

....

آزمائشیں اور رکاوٹیں فرمانبرداری کیلئے چنے ہوئے طریقے اور کامیابی کیلئے مقرر کردہ حالات ہیں۔ وہ جو انسان کے دلوں کو پڑھ لیتا ہے اُنکے کرداروں کو بہتر جانتا ہے بہ نسبت وہ خود اپنے آپکو جانتے ہیں۔ وہ اُنکی طاقتوں اور قابلیتوں کو دیکھتا ہے کہ اگر اُنہیں صحیح استعمال کیا جائے اُس کے کام کی ترقی میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ اپنی نگرانی میں وہ اُن اشخاص کو مختلف حیثیتیں عطا کرتا ہے اور مختلف حالات میں رکھتا ہے تا کہ وہ اپنے کردار میں نقائص کو دریافت کر لیں جو اُنکے علم سے چھپے ہوئے ہیں۔ وہ اُنہیں مواقع عطا کرتا ہے تا کہ اپنے نقائص کی اصلاح کر لیں اور اُسکی خدمت کے لائق بن جائیں۔ اکثر وہ اُنہیں مصائب کی آگ سے گزار کر ملامت کرتا ہے تا کہ وہ پاک ہو جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان آزمائشوں کو برداشت کرنے سے خدا ہم میں کچھ قیمتی بات دیکھتا ہے جسے وہ چاہتا ہے کہ ہم ترقی دیں۔ خدا اپنے چنیدہ کو مصائب کی بھٹی سے گزارتا ہے تا کہ اُن کا مزاج دیکھے کہ آیا وہ اُس کے کام کیلئے موزوں ہیں۔

4- ایمان کے بارے اظہار

الف۔کس واحد ذریعہ سے خدا ہمیں نجات کی طرف لاتا ہے؟ 1 پطرس 5:1; لُوقا 48:8

....

مسیح پر ایمان جو روحوں کو نجات دیتا ہے ایسا نہیں ہے جیسا بعض اسکی نمائندگی کرتے ہیں۔ اُنکی پکار ہے، ایمان لاؤ، ایمان لاؤ، یسوع پر ایمان لاؤ تو تم نجات پا لوگے۔آپکو بس یہی کچھ کرنا ہے جبکہ سچا ایمان نجات کیلئے مسیح پر مکمل اعتماد کرتا ہے۔ یہ خدا کی شریعت سے موافقت میں رہنمائی کرتا ہے۔ایمان کا اظہار اعمال سے ہوتا ہے۔

ایمان کے ذریعے خدا کی طاقت سے اپنی خواہشات کی مدد کیلئے، روشنی کیلئے طاقت کیلئے اور علم کیلئے خاموش دُعا میں مسلسل اوپر جائیں۔لیکن سوچ اور دُعا وقت کی سنجیدہ اور وفاداری سے بہتری کی جگہ نہیں لے سکتے۔مسیحی کردار کی تکمیل کیلئے کام اور دُعا دونوں ضروری ہیں۔

ب۔ایمان کیلئے آزمائشیں کیوں ضروری ہیں؟ 1 پطرس 7:1; ایوب 10:23; یعقوب 3:1

....

ہر روح کی مذہبی زندگی کی آخری فتح کے دوران خوفناک اُلجھنوں کے مناظر نظر آئیں گے، آزمائشیں بھی آئیں گی۔لیکن کلام پاک کے علم سے اُسے خدا کے وعدوں کی یاددہانی میں مدد ملے گی جو اُس کے دل کو تسلی دے گی اور اُس کے ایمان کو مضبوط کرے گی۔ ایمان کی آزمائش سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔سبکو سیکھنا چاہیے کہ مسیح کے سکول کے نظم وضبط کا یہ حصہ ہے جو اُنکی زمینی میل کو صاف اور دور کر کے عمدہ بنائے گا۔

ج۔پطرس رسول ایمان کے جوہر کو کیسے بیان کرتا ہے؟ 1 پطرس 8,9:1 اس کا پطرس کی ایمان کی تعریف سے مقابلہ کریں۔ عبرانیوں 1:11

....

ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اگر ہم وادی میں سیر کر رہے ہوں یا پہاڑ کی چوٹی پر ہوں تو مسیح ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔آواز ہم سے کہتی ہے' کیا تم اپنا بوجھ اُٹھانے والے پر نہیں ڈالو گے جو یسوع مسیح ہے؟ کیا آپ صلیب کی روشن طرف نہیں رہو گے؟

جمعرات		اپریل 11

5- نجات کا بھید

الف۔ مسیح کے اوتار (جسمانیت) اور موت کے بعد ایمان کے ذریعے ''فضل سے نجات'' کو سمجھنا آسان کیوں نہ ہوا؟ 1 پطرس 1:12-10; لوقا 24:10; 1 یوحنا 1:3-1

....

نبی بھی جنکو روح القدس کی روشنی ملی تھی اپنے تعلقات کے بارے مکمل سمجھ نہ سکے۔ پھر بھی اُنہوں نے وہ روشنی مکمل حاصل کرنے کی کوشش کی جو خدا خوشی سے اُن پر ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ مسیحی دور میں خدا کے لوگوں کیلئے کیسا سبق ہے جنکے فائدہ کیلئے اُنکے خادموں کو نبوت دی گئی۔ اس پاکیزہ دور کا جوش بعد کے دور سے کریں جس میں آسمانی تحفہ سے ذرہ بھر بھی تعلق نہ تھا آسانی پسند اور دُنیا سے پیار کرنے والوں کیلئے ایک ملامت ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ پیشگوئیوں کو سمجھا نہیں جا سکتا۔

ب۔ نجات کا منصوبہ فرشتوں کیلئے بھی راز کیوں ہے؟ 1 پطرس 12:1; 1 کرنتھیوں 9:4

....

ہمارے ساتھ آ کر رہنے سے مسیح کو آدمیوں اور فرشتوں پر خدا کو ظاہر کرنا تھا۔ ہماری چھوٹی سی دُنیا کائنات کیلئے سبق کی کتاب ہے۔ خدا کے فضل کا مقصد اور نجات کے پیار کا راز فرشتوں کی خواہش ہے جسکو وہ جاننا چاہتے ہیں اور آخر تک یہ اُنکا مطالعہ رہے گا۔ نجات یافتہ اور گرے ہوئے دونوں مسیح کی صلیب میں اپنی سائنس اور گیت کو پالیں گے۔

جمعہ		اپریل 12

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- مجھے کونسی چیز یاد دلاتی ہے کہ میں اس دُنیا میں ایک پردیسی اور اجنبی ہوں جسکو اسے اپنا گھر نہیں سمجھنا چاہیے؟

2- میں اپنے چناؤ کو اور نجات کو محفوظ کیسے کر سکتا ہوں؟

3- آزمائشوں کے خلاف بہادری سے برداشت کیلئے مجھے کس سے لیس ہونا ہوگا؟

4- میرے ایمان کو کمزور کرنے یا مضبوط کرنے کیلئے کونسی چیز مائل کرے گی؟

5- میں نجات کے منصوبے کے گہرے مطالعہ کیلئے زیادہ وقت کیسے صرف کر سکتا ہوں؟

خدا کے فرمانبردار بچے

حفظ کرنے کی آیت: ''چونکہ تم نے حق کی تابعداری سے اپنے دلوں کو پاک کیا ہے جس سے بھائیوں کی بے ریا محبت پیدا ہوئی اس لئے دل وجان سے آپس میں محبت رکھو''۔ 1 پطرس 22:1

جب ہم ایمان کے ذریعے مسیح کو تھام لیتے ہیں تو ہمارا کام ابھی شروع ہوا ہے۔ ہر آدمی میں گناہ بھری عادات ہیں جن پر سخت جنگ سے غالب آنا ہے۔ ہر روح سے ایمان کی جنگ لڑنے کا مطالبہ ہے۔

اتوار اپریل 14

1- اپنی گفتگو کو محتاط انداز سے چُننا

الف۔ خدا کے کلام کے مطابق سچی فرمانبرداری کہاں شروع ہوتی ہے؟ اپطرس 13,14:1; رومیوں 2:12

....

ہر قسم کی سچی اصلاح روح کی صفائی سے شروع ہوتی ہے۔ ذہن کی تجدید روح القدس کی طاقت سے ہوتی اور زندگی میں تبدیلی آجاتی ہے۔ مسیح پر نظر رکھنے سے ہم تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اگر ذہن مسلسل دنیاوی چیزوں پر رہے تو ان چیزوں سے ہمارے ذہن کی توجہ کردار پر اثر انداز ہوگی اور خدا کی عظمت اور جلال نظر سے اوجھل ہوجاتے ہیں۔ آسمانی چیزیں جن سے ہم واقف ہیں اور ہماری پہنچ میں ہیں اُنکو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ روحانی زندگی فنا ہوجاتی ہے۔

ب۔ انسانی سوچ اور مقاصد قدرتی طور پر کہاں جنم لیتے ہیں؟ پیدائش 5:6; یرمیاہ 9:17

....

ج۔ جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے خیالات اور مقاصد صاف نہیں ہیں تو ہم کیا کریں گے؟ اعمال 22:8

....

2- سوچ میں سنجیدگی

الف۔عملی معنی میں ہم اپنے ذہن کی کمر کیسے کس سکتے ہیں؟ پیدائش 7:4

....

جو شیطان کے حربوں کا شکار نہیں ہوتے اُنہیں اپنی روح کے وسائل کے حصول کی حفاظت کرنی چاہیے ۔ ایسی پڑھائی ، دیکھنے اور سُننے سے گریز کریں جن سے خیالات گندے ہو جائیں ۔ روحوں کے دُشمن کیلیئے ذہن کو خالی نہ رکھیں کہ وہ کوئی مشورہ دہ سکے ۔ دل کی پاسبانی کریں کیونکہ بغیر مرضی کے اندر بھی بدی جاگ سکتی ہے۔ پطرس نے کہا تھا' پرہیز گار بنیں ۔

ب۔اپنے دل کے خیالات پر قابو پانا بکثرت ضروری کیوں ہے؟

امثال 7:23 (پہلا حصہ) 24:9; (پہلا حصہ)

....

خیالات کو خدا کی مرضی کی تابعداری میں لانا چاہیے اور احساسات کو دلیل اور مذہب کے ۔ ہمیں تصور اسلیئے نہیں دیا گیا کہ کہ اس میں ہنگامہ ہو اور اپنی مرضی ہو اور روک تھام کی کوشش ہی نہ ہو۔ خیالات اور احساسات مل کر اخلاقی کردار بناتے ہیں۔ جب بحیثیت مسیحی ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہمیں خیالات پر بندش لگانے کی ضرورت نہیں تو ہم بدکار فرشتوں کے زیر اثر آ جائیں گے ۔ اگر ہم اپنے اظہار پر یا اپنے خیالات پر شک کرتے ہیں یا بڑبڑاتے ہیں تو ہم ناخوش ہونگے اور ہماری زندگیاں ناکام ثابت ہونگی۔

ج۔پطرس ہمیں کیونکر سنجیدہ رہنے کیلیئے کہتا ہے اور ''آخر تک اُمید کرتا ہے'' کہ فضل حاصل ہو؟

....

اپنے خیالات کی وفاداری سے حفاظت کریں ۔ اپنے دل کی قلعہ بندی کریں۔ شیطان کی پہنچ کیخلاف روک تھام کریں۔ اگر ایک نقطے پر آپ بیدار ہیں اور دوسرے کو نظر انداز کر دیا جائے تو اسکا فائدہ نہیں۔ ہمیں خطرات کا سامنا ہوگا اور ہماری حفاظت صرف خدا میں ہے ۔

3- سابقہ ہوس سے فرار حاصل کر کے پاک بنیں

الف۔ پاک بننے کیلئے ہمیں زندگی کے کونسے مختلف پہلوؤں پر پرہیزگار بننا ہوگا؟ 1 پطرس 2,3:4;14,15:1

....

کبھی یہ نہ سوچیں کہ اگر ایک مرتبہ گناہ کر لیا جائے تو آہستہ آہستہ اُس سے آسانی سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ ہر گناہ کردار کو کمزور اور عادت کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ جسمانی، ذہنی اور اخلاقی خرابی ہوتا ہے۔ آپ اپنی غلطیوں پر توبہ کر بھی لیں تب بھی آپکے ذہن اور بدی سے میل اچھے اور برے میں فرق کرنے میں مشکل پیش آئے گی۔ غلط عادات سے شیطان آپ پر بار بار حملہ کرے گا۔

ب۔ ہمیں مسلسل پاکیزہ بننے کیلئے کہا جاتا ہے (1 پطرس 15,16:1) ایسے لگتا ہے جیسے ہم اسے اپنی کوششوں سے حاصل کر لیں گے، لیکن حقیقت میں ہم کن ذرائع سے پاک بن سکتے ہیں؟
احبار 7,8:20; فلپیوں 13:2; ططس 5:3

....

ہم میں اپنی کوئی خوبی نہیں ہے لیکن خدا اپنے پیار میں ہمیں خوبیاں عطا کرتا ہے اور ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ خوبیاں ہماری اپنی ہیں۔ جب ہم حسبِ توفیق اچھے کام کر لیتے ہیں تو بھی ہمیں کمی محسوس ہوتی ہے۔ جو کچھ ہم نے حاصل کیا ہے مسیح کے فضل سے کیا ہے اور اپنی خوبیوں کی وجہ سے خدا کی طرف سے ہمارا کوئی انعام نہیں۔

ج۔ پرہیزگار بننے کی اپیل کے بعد کیا رسول ہمیں آنے والی عدالت کی یاددہانی کرواتا ہے؟
1 پطرس 17:1; کلسیوں 5,6:3

....

ہر آدمی کے کام کی خدا کے سامنے نظرِ ثانی ہوتی ہے اور اس کا وفاداری یا غیر وفاداری کا اندراج ہوتا ہے۔ آسمانی کتابوں میں نام کے سامنے بڑی احتیاط سے ہر غلط لفظ، ہر خود غرضی کا عمل، فرض میں غفلت، ہر پوشیدہ گناہ اور ہر مکر لکھا جاتا ہے۔ آسمان سے دی گئی آگاہیاں، ملامتیں جنکو رد کر دیا گیا، اچھائی یا برائی کیلئے اثر کا استعمال اور اُس کے نتائج ریکارڈ رکھنے والے فرشتے کے ذریعے لکھے جاتے ہیں۔

4- مسیح کے ذریعے بچائے گئے

الف۔ پطرس کیوں کہتا ہے کہ اپنی کوششوں سے سابقہ لالچ پر غالب آنا کافی نہیں، یہ ہمارا فرض بھی ہے؟
1 پطرس 4,18,19:1; 1 کرنتھیوں 18-20:6

....

تمام انسان بھاری قیمت سے خریدے گئے ہیں، دنیا میں آسمان کی ساری دولت اُنڈیل کر، مسیح میں پورا آسمان دے کر خدا نے ہر انسان کی مرضی، پیار، ذہن اور روح خرید لی ہے۔ ایماندار ہوں یا غیر ایماندار سب خدا کی ملکیت ہیں سب سے کہا گیا ہے کہ اُسکی خدمت کریں اور جس طریقہ سے وہ اس کا حل کریں گے اُن سے مطالبہ ہے کہ عدالت کے عظیم دن پر اپنا حساب دیں۔

ب۔ نجات کا منصوبہ کب بنایا گیا؟ 2 تمتھیس 8,9:1

....

دُنیا کی تخلیق سے پہلے ہی خدا کو مستقبل کے واقعات کا علم تھا۔ اُس نے اپنے مقاصد حالات کے مطابق نہیں بنائے۔ اُس نے کاموں کو ہونے دیا۔ اُس نے کاموں کیلئے شرط نہیں لگائی لیکن اُسے علم تھا کہ شرط وجود میں آئے گی۔ آسمانی فہم سے انحراف کی صورت میں منصوبہ بنایا جائیگا۔ یہ وہ راز ہے جو زمانوں سے موجود رہا ہے۔ ابدی مقاصد میں ایک قربانی تیار کی گئی اُس کام کے لئے جو خدا نے گری انسانیت کیلئے کیا ہے۔

ج۔ خدا پر ایمان آتا کہاں سے ہے؟ رومیوں 17:10; 1 پطرس 21:1

....

کوئی انسان ایمان پیدا نہیں کرسکتا۔ روح القدس جو انسانی ذہن کو روشن کرتا ہے خدا پر ایمان پیدا کرتا ہے۔ کلامِ پاک کے مطابق ایمان خدا کا تحفہ ہے جو نجات کیلئے طاقت بخشتا ہے اور اُن دلوں کو روشن کرتا ہے جو چھپے خزانے کی طرح سچائی کی تلاش کرتے ہیں۔ روح القدس دلوں پر سچائی ظاہر کرتا ہے۔ خوشخبری کا پیغام نجات کیلئے خدا کی طاقت ہے کیونکہ خدا اکیلا ہی سچائی کو طاقت بنا دیتا ہے جو انسان کی تقدیس کرتی ہے۔

جمعرات اپریل 18

5- فرمانبرداری کا تاج

الف۔ ایمانداروں کو لالچ کے خلاف جنگ کرنے کی اپیل کے بعد رسول وفاداری کی کونسی منزل مقرر کرتا ہے؟ 1 پطرس 22:1

....

پطرس نے مزید کہا ' گرمجوشی سے ایکدوسرے سے محبت رکھو۔ خدا کا کلام جو سچائی ہے وہ ذریعہ ہے جس سے خدا اپنی روح اور طاقت ظاہر کرتا ہے۔ کلام سے وفاداری مطلوبہ معیار کا پھل دیتی ہے، بلا دروغ گوئی بھائیوں سے پیار۔ یہ پیار آسمان سے ہے جو بے غرض اعمال اور مقاصد کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔

سچائی کے ذریعے پاک ہونے کے بعد یہ کتنا ضروری ہے کہ آپ کام میں دل لگائیں، دفاتر میں کام کرنے والے خدا کے کلام کے مطابق پاک ترین اصول اپنائیں۔

ہمارے دلوں میں محبت ہونی چاہیے۔ اپنے بھائیوں کیلئے بُرا نہ سوچیں۔ جو کچھ وہ کریں یا کہیں اُس میں اضافہ نہ کریں۔ بائبل کے مطابق مسیحی ہوں۔ (1 پطرس 22:1)

ہمیں اپنے خیالات، مزاج، مقاصد، الفاظ اور اعمال کے کردار کا جائزہ لینا چاہیے۔

اگر ہمارے اپنے تجربہ میں کوئی کمی نہ ہوتی تو ہم اپنے بھائیوں پر بہت شک نہ کرتے۔ یہ وہ ہے جس کا ضمیر اِسے ملامت کرتا ہے اور فوری فتویٰ دے دیتا ہے۔ ہر کوئی اپنے متعلق خوف رکھے اور کانپے۔ جان لیں کہ آپ نے سچائی پر وفاداری سے اور روح القدس کے ذریعے اور بھائیوں کی دروغ گوئی کے بغیر پاکیزگی حاصل کی ہے۔

جمعہ اپریل 19

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- اگر میرے ذہن میں کوئی گناہ آلودہ خیال آجائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

2- اپنے مقاصد کی خاصیت جاننے کیلئے مجھے کتنی مرتبہ اپنے دل کا جائزہ لینا چاہیے؟

3- میں اپنی زندگی میں پاکیزگی کا گہرا شعور کیسے پیدا کرسکتا ہوں؟

4- جو قیمت مسیح نے میرے لئے ادا کی اُس کے لئے میں اور گہرائی میں کیسے شکر ادا کرسکتا ہوں؟

5- میرے بھائیوں اور بہنوں کیلئے میرا پیار کتنا سچا ہے؟

سبق نمبر 4 سبت، اپریل 27, 2024

خدا کا کلام

حفظ کرنے کی آیت: ''نوزائیدہ بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مُشتاق رہو تاکہ اُس کے ذریعے سے نجات حاصل کرنے کیلئے بڑھتے جاؤ''۔ 1 پطرس 2:2

خدا کا کلام بیج ہے۔ ہر بیج کے پھوٹنے کا اصول ہے۔ اس میں پودے کی زندگی پنہاں ہوتی ہے۔ اس لئے خدا کے کلام میں زندگی ہے۔

اتوار اپریل 21

1- ایک ضروری مطالبہ

الف۔ مسیح نے اپنے سُننے والوں کو نجات کی کونسی حکمی شرط بتائی؟ یوحنا 3:7-5; متی 18:3-1

....

ب۔ پطرس کس طرف اشارہ کرتا ہے جس کے ذریعے سے ہم تبدیل ہو سکتے ہیں (نئے سرے سے پیدا ہونا) 1 پطرس 1:23

....

دل کی تبدیلی جس کے ذریعے ہم خدا کے بچے بن جاتے ہیں اس کو بائبل میں پیدائش کہا جاتا ہے۔

جب سچائی زندگی میں دائمی اصول بن جاتا ہے تو روح نئے سرے سے پیدا ہو جاتی ہے، بگڑنے والے بیج سے نہیں بلکہ نہ بگڑنے والے سے، خدا کے کلام کے ذریعے جو ہمیشہ کیلئے زندہ رہتا ہے اور رہائش رکھتا ہے۔ یہ نئی پیدائش مسیح کو حاصل کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ پھر روح القدس الٰہی سچائیوں کو دل میں بھر دیتا ہے جس سے نئے نظریات جاگ اُٹھتے ہیں اور سوئی ہوئی طاقتیں بیدار ہو جاتی ہیں تاکہ خدا سے تعاون کریں۔

سچائی کو مسیح نے دُنیا میں ظاہر کیا۔ اُس کے ذریعے نہ بگڑنے والا بیج، خدا کا کلام لوگوں کے دلوں میں بویا گیا۔

کلام قدرتی، زمینی فطرت کو برباد کر دیتا ہے اور مسیح میں نئی زندگی عطا کرتا ہے، الٰہی مماثلت۔

2- ابدی بمقابلہ دُنیاوی اور بگڑنے کے لائق

الف۔انسانی زندگی کی کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے پطرس نے کن نبوّتی الفاظ کا حوالہ دیا؟
1 پطرس 24:1; یسعیاہ 8:40-6

....

ب۔پوری بائبل میں انسان کی زندگی کا مقابلہ کس سے کیا گیا ہےاور کیوں؟ زبور 15,16:103; یعقوب 14:4

....

ضائع کرنے کیلیئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ہم نہیں جانتے کہ ہمارا آزمائشی وقت کب ختم ہو جائے گا۔لمبا ہو تب بھی یہاں مختصر وقت ہےاور معلوم نہیں کہ کب موت کا تیر ہمارے دلوں میں آ لگے۔
کیا ہم تیار ہیں۔کیا ہم خدا سے واقف ہو گئے ہیں جو آسمان کا گورنر اور شریعت کا دینے والا اور کیا مسیح سے بھی جسکو اُس نے اس دنیا میں اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔جب ہماری زندگی کا کام ختم ہو جائیگا تو کیا ہم مسیح کی طرح کہہ سکیں گے،'جو کام تو نے مجھ کرنے کو دیا تھا اُسکو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا'۔یوحنا 4:17

ج۔انسانی زندگی جو گھاس اور بھاپ کی طرح ہے کے مقابلے میں خدا کی طرح ابدی کون ہے؟
1 پطرس 25:1; زبور 89:119

....

مسیح نے کہا تھا جس طرح معمار چٹانوں پر گھر تعمیر کرتے ہیں یعنی وہ جو میرا کلام سُنتے ہیں میں اُنکی زندگی اور کردار کی بنیاد رکھوں گا۔صدیوں پہلے یسعیاہ نبی نے لکھا تھا،'ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم رہے گا'۔(یسعیاہ 8:40)اور پطرس نے پہاڑی وعظ کے بہت بعد اضافہ کیا،''یہ وہی خوشخبری کا کلام ہے جو تمہیں سُنایا گیا تھا(1 پطرس 25:1)خدا کا کلام واحد چیز ہے جو ابد تک قائم ہےاور دُنیا اسے جانتی ہے۔یہ یقینی بنیاد ہے۔'آسمان اور زمین ٹل جائیں گےلیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی'۔
کلام سُننے سے ہم مسیح کو حاصل کرتے ہیں۔۔اور صرف وہ جو اُسکا کلام سُنتے ہیں اُس پر تعمیر ہوتے ہیں۔مسیح جو کلام ہے،خدا کا مکاشفہ ہے،اُس کے کردار کا اظہار،اُس کی شریعت،اُس کی محبت اور اُس کی زندگی ہے واحد بنیاد ہے جس پر ہم اپنا کردار تعمیر کر سکتے ہیں جو ابد تک رہے گا۔
اُس کے کلام پر عمل کرنے سے ہم مسیح پر تعمیر کرتے ہیں۔پاکیزگی خدا کے سپرد ہو جانے کا نتیجہ ہے۔

3- ٹھوکر کا باعث بننے والے پتھر کو ہٹانا

الف۔ چند ٹھوکر کھانے والے پتھروں کا نام لیں جو ہمارے راستے میں خدا کا کلام سُننے کیلئے رکاوٹ ہیں جس طرح وہ مسیح میں ہے۔ ا پطرس 1,2:2

پورے دل سے مسیح کے الفاظ کو سُنیں اور اُن پر عمل کریں۔ ہم وہ برکات حاصل نہیں کر سکتے جو مسیح کا پیار اور موجودگی ہمیں دے سکتی ہے، اگر ہم محسوس کریں جو اُس اتحاد کو مسخ کردیگی جس کیلئے مسیح نے دُعا کی کہ وہ شاگردوں کے درمیان ہو سکتی ہے۔

'' پہلے ہمیں خود کے ساتھ نپٹنا ہے۔ دل پر بڑی نزدیکی سے تنقید کریں۔ تحقیق کریں کونسی چیز خدا کے روح کو ہم تک پہنچنے میں رکاوٹ ہے۔

سختی سے بات نہ کریں، ناخوش نہ ہوں اور جھڑکیں نہیں کیونکہ خدا کے فرشتے ہر کمرے میں اور اوپر اور نیچے آتے جاتے ہیں۔ معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن تنقیدی الفاظ بدلے کے جذبات پیدا کرتے ہیں اور خدا کی بے عزتی ہوتی ہے۔ بغیر مشورے کے بولے جانے والے ہر لفظ کا موقع پر کھوج لگا لیا جائیگا۔

ب۔ مثالیں دیں کہ کس طرح تلخی، ریاکاری اور حسد نے لوگوں کو خدا کا کلام حاصل کرنے سے روک رکھا ہے؟ پیدائش 5-8:4; مرقس 10:15; اعمال 44,45:13

ہماری دُعاؤں کا ہمیشہ جلد جواب نہیں ملتا۔ ہم خدا سے التجا کرتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ ضروری ہے ہم اپنے دلوں کو پرکھیں اور گناہ سے توبہ کریں۔ اسلئے وہ ہمیں آزمائش میں اور امتحان میں ڈالتا ہے۔ وہ ہمیں ذلت سے گزارتا ہے تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ ہمارے اندر روح القدس کے کام کرنے سے کیا رکاوٹ ہے۔

حسد محض مزاج کی ضد نہیں ہے بلکہ بدمزاجی ہے جو تمام صفات میں بدنظمی پیدا کرتی ہے۔

حاسد آدمی دوسروں کی اچھی صفات سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ اچھی باتوں کی تحقیر کرتا ہے۔ لوگ اکثر اُنکی غلطیوں کو بھلا دیتے ہیں لیکن حاسد آدمی سے کوئی اُمید نہیں ہوتی۔

حاسد آدمی پر رشک کرنے کا مطلب اُس کی برتری کو تسلیم کرنا۔ غرور کسی رعایت کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر حاسد آدمی کو اُسکی غلطی کے بارے قائل کرنے کی کوشش کریں تو وہ اور بھی سخت ہو جاتا ہے۔

حاسد آدمی جہاں جاتا ہے زہر پھیلاتا ہے، دوستوں میں نفرت، خدا اور آدمیوں کے خلاف بغاوت کو اُبھارتا ہے۔

4- کلام سے سنجیدہ خیالات کی خواہش

الف۔خدا کے کلام کی طرف روح کو بدلنے کی طاقت کا اشارہ دیتے ہوئے پطرس کونسی نصیحت کی خواہش رکھتا ہے؟ 1پطرس 2:2

....

بائبل کا مطالعہ کرنے سے اُسکی تعریف میں اضافہ ہوتا ہے۔فہم کو طاقت دینے والی چیز بائبل کا مطالعہ ہے۔کوئی اور کتاب نہیں جس میں خیالات کو اونچا کرنے والی معقول دلیلیں ہوں اور بائبل کی سچائی کو ممتاز کرتی ہوں۔اگر خدا کے کلام کا اس طرح مطالعہ کیا جائے جس طرح کرنا چاہیے تو کردار کی عظمت اس قدر ہوگی جو اِن دنوں میں نظر نہیں آتی۔اس سے ٹھوس اور ہم آہنگ علم حاصل ہوتا ہے۔

ب۔اسباب میں سے ایک بتائیں جسکی وجہ سے لوگ خدا کے کلام کے مطالعہ کا انکار کرتے ہیں؟ یوحنا 19,20:3

....

آپ نے خدا کے کلام کو رد کر دیا ہے آپ اسکی شہادتوں کو حقیر جانتے ہیں کیونکہ اس میں آپ کے عزیزوں کے گناہوں پر ملامت ہوتی ہے اور آپکی خود آسودگی میں مداخلت ہوتی ہے۔

ج۔یونان کے بہت سے فلاسفروں نے اپنا تمام وقت خرچ کیا، کیوں اور آج بھی ہمیں ویسے مسئلے کا سامنا ہے خاص طور پر بداعتدالی اور بدپرہیزی کا جو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کیلئے استعمال ہوتی ہے؟ اعمال 21-23:2؛ 2 کرنتھیوں 3,4:4

....

تا کہ نوجوان سنسنی خیز کہانیوں کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کریں، کیا آپ انکو پڑھنے کے بعد خدا کے زندگی بخش کلام کو دلچسپی سے پڑھ سکتے ہیں۔کیا آپکو خدا کی کتاب غیر دلچسپ معلوم نہیں ہوتی۔

بہت سے کہانیاں اور ناول پڑھ کر ذہنوں کو کمزور کر رہے ہیں اور خدا کے کلام کے مزے کو ترک کر رہے ہیں۔وہ ذہنی متوالے بن رہے ہیں۔اور جب تک وہ اس عمل کو چھوڑیں گے نہیں تو زندگی کے سنجیدہ سوالوں کو صحیح روشنی میں سمجھ نہیں سکیں گے۔

جمعرات	اپریل 25

5- روحانی طور سے بڑھنا

الف۔ اگر ہم خدا کے کلام کا مطالعہ محنت سے نہیں کرتے تو کیا ناممکن ہے؟ 2 پطرس 18:3

....

رسول نے ایمانداروں کو سمجھ کے ساتھ کلام کا مطالعہ کرنے کی نصیحت کی تاکہ ابدیت کے کام کو یقینی بنالیں۔ پطرس نے محسوس کیا کہ ہر فاتح روح کے سامنے اُلجھن اور آزمائش کے مناظر ہونگے لیکن اُسے معلوم تھا کہ آزمائش میں پڑے لوگوں کیلئے کلام کو سمجھنا ضروری ہے جس میں خدا کے وعدے ہیں جو اُنہیں تسلی دے سکتے ہیں اور خدا پر ایمان کی طاقت دے سکتے ہیں۔

ب۔ ایسے لوگوں کو کونسا خطرہ ہے جو جانتے ہیں کہ خدا مہربان ہے، لیکن خدا کے کلام کو اپنے دل میں نظر انداز کرتے ہیں؟ اپطرس 3:2; عبرانیوں 6:6-4

....

بہت سے ہیں جو سچائی پر قائم رہے اپنی خود آسودگی پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اُنہیں محسوس ہوتا ہے کہ اپنی گزری آزمائشوں اور وفاداری کا اُنہیں اجر ملنا چاہیے۔ لیکن ماضی کا یہ تجربہ اُنہیں خدا کی نظر میں مجرم ٹھہراتا ہے کیونکہ اُنہوں نے وفاداری کو قائم نہیں رکھا اور کاملیت کی طرف نہیں بڑھے۔ ماضی کی وفاداری حال کی نظر اندازی کا کفارہ نہیں ہوسکتی۔ کُل کی وفاداری آج کی غلطیوں کی کمی کو پورا نہیں کرسکتی۔ ہمیں ذاتی طور پر خدا کو تلاش کرنا ہے۔ جن لوگوں کا ماضی کا تجربہ صرف سطحی رہا اُن کو خدا کے نزدیک جانے کی ضرورت ہے۔

جمعہ	اپریل 26

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- ایک سچی تبدیلی کے تجربہ کے پھل کیا ہیں؟

2- اگر میں خدا کو ملنے کیلئے تیار ہوں تو مجھے کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ میں آج رات مر سکتا ہوں؟

3- کیا کلیسیا میں کوئی بھائی یا بہن ایسی ہے جسکو میں ناپسند کرتا ہوں؟ اگر ہے تو کیوں؟ کیا یہ میرے اندر چھپی نفرت یا حسد کی وجہ سے ہے؟

4- میرے لئے کیا مشورہ ہے کہ مجھے بائبل کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔

5- مسیح میں بڑھنے اور جمود میں کیا فرق ہے؟۔

سبت، مئی 4, 2024

پہلے سبت کا چندہ دُنیا کی خدمت کیلئے

جو انسانوں کو نظر انداز کرتے ہیں خدا اُن سے ناراض ہوتا ہے۔ کاش ہم جان سکتے کہ خدا کے نزدیک یہ کتنا بُرا ہے۔ اگر کسی باپ اور ماں کو یہ پتہ چلے کہ اُنکا بچہ سردی اور برف میں کھو گیا ہے اور پھر اُن لوگوں کی غفلت سے جو اُسے بچا سکتے تھے مر گیا تو وہ کیسا محسوس کریں گے۔

روحانی لحاظ سے بات کرتے ہیں، یہ بچے کون ہیں جو سردی اور برف میں کھو گئے؟

لاکھوں انسان ہیں جو ہلاک ہونے کیلئے تیار ہیں اور جہالت اور گُناہ کی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں اور اُنہوں نے مسیح کے پیار کے بارے سُنا نہیں۔ کاش ہماری اور اُنکی حالت بدل جائے تو ہم کیا توقع کریں گے کہ وہ ہمارے لئے کریں۔ جو کچھ ہمارے بس میں ہے ہم پر سنجیدہ فرض ہے کہ اُنکے لئے کریں۔

سچائی کی روشنی ہر جگہ چمکنی چاہیے تاکہ جہالت میں سوئے دل جاگ جائیں اور تبدیل ہو جائیں۔ خوشخبری کا پیغام ہر ملک اور ہر شہر میں پہنچنا چاہیے۔

تو پھر وہ اُسکو کیسے پکار سکتے ہیں جس پر اُنکا ایمان نہیں اور وہ اُس پر ایمان کیسے لائیں گے جس کے بارے اُنہوں نے سُنا تک نہیں؟ مبلغ کے بغیر وہ کیسے سُن سکیں گے اور وہ کیسے تبلیغ کریں گے جب تک اُنہیں بھیجا نہ جائے۔ (رومیوں 14,15:10) پہلا حصہ

پوری دُنیا میں تبلیغ کی ضرورت ہے جبکہ دروازے ابھی کھلے ہیں۔ آج ہم مسیح کے الفاظ کی گونج پھیلا سکتے ہیں "جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُسکے کام دن ہی دن کو کرنا ضرور ہے۔ وہ رات آنے والی ہے جس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔ جب تک میں دُنیا میں ہوں دُنیا کا نور ہوں۔ یوحنا 4,5:9

تمام شخصی طور پر ہر جگہ نہیں جا سکتے جہاں اس تاریک سیارے پر پیغام کی ضرورت ہے۔ پھر بھی اس پیغام کو لے جانے کے لئے ہم سب کو کچھ کرنا ہے۔ اس کام کیلئے وقت، طاقت اور پیسے کی سخی دل سے دینے کی ضرورت ہے جب تک کہ پوری زمین خدا کے جلال سے روشن نہ ہو جائے۔ آپکی سخاوت سے دُنیا کی خدمت کیلئے بہت بڑا فرق آئے گا۔

جنرل کانفرنس سے آپکے بھائی

سبق نمبر 5 سبت، مئی 4, 2024

زندہ پتھر

حفظ کرنے کی آیت: ''تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے تا کہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بن کر ایسی روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں''۔ اپطرس 5:2

جو موجودہ سچائی کو سمجھتے ہیں وہ توجہ کریں کہ وہ کس طرح سُنتے ہیں اور کس طرح تعمیر کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں کہ وہ عمل کریں۔

اتوار اپریل 28

1- ماضی کی مثال

الف۔یسعیاہ کی پیشگوئی کے حوالے سے (یسعیاہ 16:28) پطرس نے مسیح یسوع کی مثال دی۔اپطرس 4,6:2

....

ب۔یہ مثال کس تاریخی واقعہ پر دی گئی ہے؟ اپطرس 7:2

....

سلیمان کی ہیکل کیلئے جو پتھر لائے گئے پتھر کھودنے کی جگہ پر تیار کئے گئے تا کہ معمار اُنہیں آتے ہی اُنکی جگہ پر رکھ دیں۔

تعمیر کی جگہ پر رکھنے کیلئے کوئی اوزار استعمال نہیں کیا جانا تھا۔ایک ناہموار پتھر ہیکل کی بنیاد میں رکھنے کیلئے لایا گیا۔معمار اُس کے لئے کوئی جگہ تلاش نہ کرسکے۔وہ بغیر استعمال وہاں پڑا رہا۔معمار (مزدور) اُس سے ٹھوکر کھاتے رہے۔اُس کی موجودگی پر بڑے غصے کا اظہار کیا گیا۔یہ رد کیا ہوا پتھر لمبے عرصہ تک وہاں پڑا رہا۔لیکن جب معمار کونے کے سرے کا پتھر لگانے لگے تو بہت عرصہ تک اُنہیں مضبوط اور مناسب سائز کا پتھر نہ مل سکا جو اُس پر رکھا بھاری بوجھ اُٹھا سکے۔اگر وہ اس اہم جگہ کیلئے غلط پتھر کا چناؤ کر لیتے تو پوری عمارت کی حفاظت خطرے میں پڑ جاتی۔

آخر کار معماروں کی توجہ اس بڑے پتھر پر پڑی اور اُنہوں نے بڑی احتیاط سے اُس کا معائنہ کیا۔اُس کا ہر لحاظ سے پہلے بھی معائنہ ہو چکا تھا۔پتھر کو قبول کر لیا گیا اور اُسکو اُسکی جگہ پر لائے۔وہ بالکل موزوں تھا۔

2- کونے کے سرے کا پتھر

الف۔اگرچہ مسیح نے شمعون کو' کائفا' کا نام دیا جس کا مطلب 'ایک پتھر' ہے۔(ایوحنا 42:1)
(متی 18,19:16) لیکن پطرس چٹان کیوں نہ بن سکا جس پر مسیح نے اپنی کلیسیا تعمیر کی؟
متی 73,74:26; گلتیوں 11-13:2

....

پطرس عمل میں جوشیلا، بہادر اور کسی کو اپنے ساتھ شامل نہ کرنے والا تھا اور مسیح نے اُس میں ایسا مواد دیکھا جو کلیسیا کیلئے بڑا قیمتی ہوگا۔

پطرس وہ چٹان نہ تھا جس پر کلیسیا قائم کی گئی۔جہنم کے دروازے اُسکے لئے بھی کھلے جب اُس نے خداوند کی قسم کھا کر اور لعنت کہہ کر انکار کیا۔کلیسیا اُس پر بنائی گئی جس کیلئے جہنم کے دروازے کھل ہی نہیں سکتے۔

مسیح نے کبھی پطرس کو چٹان نہیں کہا جس پر وہ کلیسیا تعمیر کرے۔''اس چٹان'' کا اشارہ اُسکی اپنی طرف تھا۔یسعیاہ 16:28 میں بھی اسی طرح کا حوالہ ہے۔یہ وہی پتھر ہے جس کا حوالہ لُوقا 17,18:20 اور مرقس 10,11:12 میں بھی دیا گیا ہے۔یہ حوالے واضح ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح وہ چٹان ہے جس پر کلیسیا تعمیر کی گئی۔

ب۔ثابت کریں کہ پطرس کلیسیا کی بنیاد کی بجائے مختلف بھائیوں میں ایک رہنما تھا۔
گلتیوں 9:2; اپطرس 1:5; افسیوں 20,21:2

....

یعقوب نے کونسل کی صدارات کی اور اُس کا آخری فیصلہ تھا،'جس کے سبب میرا فیصلہ ہے کہ ہم اُنہیں تکلیف نہیں دیتے (غیر اقوام)۔

اس سے بحث کا خاتمہ ہوگیا۔اس واقعہ سے رومن کیتھولک کی تعلیم کی تردید ہو جاتی ہے کہ پطرس کلیسیا کا رہنما تھا۔پطرس کی زندگی میں اس قسم کا کوئی دعویٰ نہیں کہ اُسے اپنے بھائیوں پر فوقیت حاصل تھی بحثیت خدا کے جانشین۔

ج۔پطرس صرف کسکو مظبوط چٹان اور کلیسیا کی بنیاد سمجھتا تھا؟ اپطرس 3-6:2

....

3- ٹھوکر کھانے کا پتھر

الف۔ مسیح کی ایک خوبی بیان کریں اور اُس کا گنہگاروں کیلئے خوشخبری کا تعلق کیسے بنتا ہے؟
اپطرس 4:2 (پہلا حصہ) 7

....

جیسے ہی زندگی کا لفظ بولا جاتا ہے تو اپنے دل کی آواز سے شہادت دیں کہ آپ نے آسمان سے پیغام سُنا ہے۔ یہ پرانا فیشن ہے لیکن یہ خدا کی شکرگزاری کیلئے ہوگا کہ اُس نے بھوکی روح کو زندگی کی روٹی دی ہے۔ روح القدس کی اس تحریک سے نہ صرف آپکو طاقت حاصل ہوگی بلکہ دوسروں کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی۔ یہ شہادت بھی ہوگی کہ خدا کی عمارت میں زندہ پتھر ہیں جن سے روشنی نکلتی ہے۔

ب۔ ہم کیسے جانتے ہیں کہ موجودہ سچائی کی خوشخبری کو جاننے والے بھی ٹھوکر کھانے کے لفظ سے خطرے میں ہیں؟ رومیوں 9:33-31; اپطرس 3:2

....

خدا نے اپنے رحم میں 1988 میں جنرل کانفرنس کے موقع پر جو میسنی پالس میں منعقد ہوئی دو بزرگوں ویگنر اور جونز کو قیمتی پیغام دے کر بھیجا۔ دُنیا کے سامنے نجات دہندہ کا پیغام نمایاں طور پر دیا جائے جس نے پوری دُنیا کیلئے جان دی۔ اس میں ایمان کے ذریعے راستبازی کا ذکر تھا۔ اس میں لوگوں کو مسیح کی راستبازی حاصل کرنے کی دعوت دی گئی جو خدا کے تمام حکموں پر عمل کرنے سے ہوتی ہے۔ بہت سے مسیح کو نظروں سے اوجھل کر چکے تھے اور اُنہیں مسیح اور اُس کے لاتبدیل پیار پر نظریں جمائے رکھنے کی ضرورت تھی۔

بعض اُن آدمیوں سے نفرت کرتے ہیں جنکو خدا نے دنیا کو پیغام دینے کا حکم دیا ہے۔ اُنہوں نے اس کانفرنس میں شیطانی کام شروع کر دیئے۔ جب روح القدس نے اُن پر خدا کا پیغام ظاہر کیا تو وہ مزید نفرت کرنے لگے کیونکہ یہ اُنکے خلاف گواہی تھی۔ وہ توبہ نہ کرتے تھے۔

پھر خدا کے لوگ دکھائے گئے جو اُس سے جدا ہو چکے تھے اور نیم گرم بن چکے تھے۔ وہ سچائی کا نظریہ جانتے تھے لیکن اُس سے نجات حاصل کرنے کی طاقت کو نہیں جانتے تھے۔

لودیکیہ کی کلیسیا کو پیغام ہماری حالت پر لاگو ہوتا ہے۔ اُن لوگوں کی کتنی واضح تصویر دکھائی گئی ہے جو سوچتے ہیں اُنکے پاس سچائی ہے اور خدا کے بارے علم رکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اُن کی زندگیوں میں نجات حاصل کرنے کی طاقت کو محسوس کرنے کی کمی ہے۔

4- زندہ پتھر کی طرح

الف۔پطرس، مسیحی بڑھوتی کی تعریف کس طرح کرتا ہے؟ اپطرس 5:2

....

ب۔خدا کے روحانی گھر میں ''زندہ پتھر'' ہونے کا کیا مطلب ہے؟ افسیوں 13,15,16:4
مقابلہ کریں۔مکاشفہ 1:3 (آخری حصہ) ,2 سے

....

اب ہمیں ذہین آدمیوں کے ساتھ کام کرنا ہے۔ناہموار پتھروں کو خدا کے ورکشاپ میں لانا ہے تا کہ اُنہیں تراش کر ہموار کیا جائے اور اُنکے بیکار کناروں کو پھینک دیا جائے، اُنہیں چمکایا جائے تا کہ خدا کی ہیکل کیلئے زندہ پتھر بن جائیں اور روشنی دیں۔اس طرح وہ خدا کیلئے ایک پاک ہیکل بن جائیں۔
خدا کو نہ تو بے دلی کی خدمت پسند ہے اور نہ غیر مسیحی رسمیں۔اُسکے بچوں کو خدا کی عبادت میں زندہ پتھر ہونا ہے۔اگر وہ اپنے آپکو خدا کیلئے مخصوص نہ کریں، مطالعہ ترک کر دیں، تفریح طبع اور ہواخوری کے منصوبے بنائیں تو اُن میں تبدیلی کی بھوک کبھی پیدا نہیں ہوگی۔اگر ہم روحانی زندگی میں دلچسپی رکھتے ہیں اور نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کیوں نہ ایسی چیز کی تلاش کریں جو پوری عمارت کو تھامے رکھے، کونے کے سرے کا پتھر'

ج۔کونسی بہترین روحانی قربانی ہم خدا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں؟ اپطرس 5:2 (آخری حصہ)
زبور 17:51؛ اسیموئیل 22:15

....

نذرانے اور قربانیاں قدیم زمانے میں خدا کو پسند نہ تھیں جب تک وہ دل سے نہ ہوں۔ سیموئیل نے کہا تھا ''دیکھ فرمانبرداری قربانی سے اور بات ماننا مینڈھوں کی چربی سے بہتر ہے''۔دُنیا کی ساری دولت آپکے لئے خدا کی برکات نہیں خرید سکتی اور نہ آپکی ذاتی فتح کو یقینی بنا سکتی ہے۔
بہت سے کوئی بھی اور ہر قربانی دینے کیلئے راضی ہیں لیکن وہ نہیں جو اُنہیں دینی چاہیے یعنی اپنے آپکو اور اپنی مرضی کو خدا کے سپرد کرنا۔

جمعرات　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مئی 2

5- کیا ہم وہی کچھ ہیں جس کا دعویٰ کرتے ہیں؟

الف۔ ہم بائبل کے کن الفاظ کو بڑے فخر سے اپنے ساتھ منسلک کرتے ہیں؟

اپطرس 9:2 (پہلا حصہ)، 10

....

جسکا ذہن خدا کے کلام سے روشن ہے اور اُسے سمجھتا ہے وہ خدا کی خاطر اور دُنیا کی خاطر اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے گا، وہ محسوس کرے گا کہ وہ اپنی خوبیوں کی اس طرح نشوونما کرے جس کے نتائج بہترین ہوں کیونکہ اُسے اُسکی عظمت دکھانی ہے جس نے اُسے تاریکی میں سے نکال کر عجیب روشنی میں بلایا ہے (اپطرس 9:2) خداوند یسوع مسیح کے فضل میں بڑھتے ہوئے وہ اپنی خامی کو محسوس کرے گا، اپنی جہالت کو محسوس کرے گا اور اپنے ذہن کی طاقت کو مسلسل بڑھانے کی کوشش کرے گا تاکہ ذہن مسیحی بن جائے۔

خدا کے پاس ایک قوم ہے جو نہ تو اپنے دہنے ہاتھ پر اور نہ ماتھے پر حیوان کا نشان لے گی۔ خدا کے پاس اس دُنیا میں جگہ ہے جہاں روشنی پھیلا سکے۔

جمعہ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مئی 3

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- مجھے کس طرح یقین ہوسکتا ہے کہ اپنے تصورات پر نہیں بلکہ مسیح پر تعمیر کر رہا ہوں؟

2- مسیح نے پطرس میں وہ صفات دیکھیں جو کلیسیا کیلئے بیش قیمت ہونگی۔ میں اپنی کلیسیا کی بہتری کیلئے کیا کر سکتا ہوں؟

3- مجھے اپنی وفاداری کے کام کے سال گننے میں کیا خطرہ ہوسکتا ہو جو کلیسیا کیلئے ہے یا اصلاح کے کاموں میں ترقی کے بارے جو نجات کیلئے ہو؟

4- خدا کی ہیکل میں مَیں ''زندہ پتھر'' کیسے بن سکتا ہوں؟

5- ایک مثالی مسیحی جو پاک ہو کی شناخت کیا ہوسکتی ہے اس کا موازنہ محض نام کے مسیحی سے کریں۔

دُنیا کے سامنے گواہی

حفظ کرنے کی آیت: ’’ کیونکہ خدا کی یہ مرضی ہے کہ تم نیکی کر کے نادان آدمیوں کی جہالت کی باتوں کو بند کر دو‘‘۔ اپطرس 15:2

مسیح کا تاج زمینی فرمانرواؤں کے تاج سے اونچا اُٹھایا جانا چاہیے۔

اتوار مئی 5

1- روح کے خلاف جنگ کرنے والی چیز کو ترک کرنا

الف۔ ہر مسافر کیلیئے اہم ترین اور جنگ کیلیئے چیلنج کی کیا بات ہے؟ اپطرس 11:2؛ ایوحنا 15,16:2

....

....

پطرس رسول نے ذہن اور جسم کے رشتے کو سمجھ لیا اور اپنے بھائیوں کو آگاہی دینے کیلیئے آواز بلند کی ’اَے پیارو میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ تم اپنے آپکو پردیسی اور مسافر جان کر اُن جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرو جو روح سے لڑائی رکھتی ہیں۔بعض اس بیان کو عیاشی کے خلاف آگاہی تصور کرتے ہیں لیکن اس کے معنی بہت وسیع ہیں۔ یہ بھوک یا جذبات کی تسکین سے منع کرتی ہے جو خطرناک ہو۔بھوک ہمیں اچھے مقصد سے دی گئی تھی نہ کہ یہ ہم موت کے غلام بن جائیں اور لالچ کو اپنا لیں جو روح کے خلاف جنگ کرتا ہے۔

بھوک کو مٹانے کی آزمائش کی طاقت کا اندازہ نجات دہندہ کے ناقابل بیان عذاب سے جو اُس نے بیابان میں سہا لگایا جا سکتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ منحرف بھوک سے پیار انسان کے تصور کو اس طرح مردہ کر دیتا ہے کہ پاک چیز کی پہچان بھی نہیں رہتی۔ ردکی گئی بھوک کی طاقت نسل کیلیئے اتنی مضبوط تھی کہ اسکی گرفت کو توڑنے کیلیئے ابنِ آدم کو انسان کی خاطر چھ ہفتوں کا روزہ برداشت کرنا پڑا۔مسیحیوں کے سامنے کیسا کام ہے! تاہم جدوجہد کتنی بڑی ہو وہ غالب آ سکتا ہے۔الٰہی طاقت کی مدد سے وہ برائی کے خلاف مکمل کامیاب ہو سکتا ہے اور آخر خدا کی بادشاہت میں وہ فاتح کا تاج پہن سکتا ہے۔

2- اچھے کاموں کے ذریعے پہنچ

الف۔تمام مسیحی اپنے آپکو اجنبی، یہاں تک کہ اس دُنیا کا دشمن کیوں سمجھتے ہیں؟
اپطرس 12:2; اکرنتھیوں 14:2;18,23:1

....

پولوس رسول کو سُننے والوں میں بہت ایسے تھے جو اُس کے پیغام سے جو وہ دینے والا تھا ناراض ہو جاتے۔ یونانیوں کے اندازے میں وہ ناموزوں الفاظ پر مشتمل ہوگا۔ اُسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائیگا ایسا کہ اُس کا ذہن کمزور ہے اور وہ بتانے کی کوشش کریگا کہ صلیب کا انسان کا نجات سے کیا تعلق ہے۔ پولوس کیلئے یہ انتہائی دلچسپی کا مضمون تھا۔
آج بھی دُنیا کا دل مسیح کے دل سے ہم آہنگ نہیں جیسا قدیم زمانے میں تھا۔ اسلئے خدا کا پاکیزہ کلام سُنانے والوں کی کوئی حمایت نہ ہوگی جیسے پہلے نہ تھی۔ سچائی کی مخالفت کی قسم بدل سکتی ہے۔ کُھلی دشمنی میں کمی ہو سکتی ہے لیکن وہ تکرار ابھی موجود ہے اور وقت کے آخر تک رہے گی۔

ب۔ پطرس خوشخبری سُنانے اور ''بیوقوف آدمیوں کی جہالت'' سے نپٹنے کے بارے کس مہارت کا ذکر کرتا ہے؟ اپطرس 12,15:2

....

ہمارے خادموں اور اساتذہ کو ایک گری دُنیا کے سامنے خدا کے پیار کے بارے بتانا ہے۔ سچائی کا پیغام بڑے حلیم دل سے دینا ہے۔ جو غلطی پر ہیں اُن سے مسیح جیسی حلیمی کا سلوک کرنا ہے۔ جن کیلئے آپ محنت کرتے ہیں اگر فوری طور پر اُنہیں سمجھ نہیں آتی تو اُن پر تنقید نہ کریں، نہ تو اُن پر تنقید کریں اور نہ مذمت کریں۔ یاد رکھیں کہ آپ نے مسیح کی حلیمی اور پیار کی نمائندگی کرنی ہے۔ ہمیں بے ایمان اور مخالفت کی توقع رکھنی چاہیے۔
سچائی کو ہمیشہ ان عناصر کا سامنا رہتا ہے۔ اسلئے اگر آپکو تلخ ترین مخالفت کا سامنا بھی ہو تو مخالف کو ملامت نہ کریں۔
جو لوگ غلطی پر ہوں اُن سے اپنے آپکو حلیم بنا کر ملو ایسا نہ ہو کہ آپ خود بھی گناہوں کے باعث اندھے ہو گئے ہوں۔ مسیح نے جو صبر آپ کی خاطر دکھایا کیا آپکو بھی اسی طرح کا صبر دوسروں کو نہیں دکھانا چاہیے؟ خدا نے ہمیں اپنے مخالفین سے مہربانی کے برتاؤ کے بارے بہت نصیحتیں کی ہیں تاکہ ہم اپنے برتاؤ سے غلط سمت میں نہ چلے جائیں۔

3- مسیحی اطاعت

الف۔ بیان کریں کہ اختیار والوں اور ملکی قوانین سے ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟ اپطرس 2:17-13

....

رسول نے بڑی صفائی سے بیان کیا ہے کہ انسان کے ہر انتظام کے تابع رہو۔ انسان کے ہر حکم کی تعمیل کرو۔

ب۔ مثالیں دے کر واضح کریں کہ اگر ملکی قانون کا خدا کے قانون سے ٹکراؤ ہو تو کیا کرنا چاہیے اور کس رویّے سے؟ اعمال 5:29؛ خروج 1:17-15؛ دانی ایل 6:22,21,10-7

....

ہمارا فرض ہے کہ ملک کے تمام قوانین کی اطاعت کریں اگر وہ خدا کے قوانین کے خلاف نہ ہو جو کوہ سینا پر سُنائی دے سکنے والی آواز میں دیئے گئے۔

ہمیں اختیارات والوں کی مزاحمت نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں اپنے الفاظ پر چاہے زبانی ہوں یا لکھے ہوئے احتیاط سے سوچنا ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارے رویہ سے مخالفت ظاہر ہو۔ ہمیں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہیے جس سے غیر ضروری طور پر ہمارا راستہ بند ہو جائے۔ ہمیں مسیح میں آگے بڑھنا ہے اور جو سچائی ہمارے سپرد کی گئی ہے اُسکو بیان کرنا ہے۔ اگر انسان ہمیں اس کام سے منع کرتے ہیں تو وہی کچھ کہیں جو رسولوں نے کہا۔

جس کے دل میں خدا کے حکم لکھے ہوئے ہیں وہ آدمیوں کی بجائے خدا کا حکم مانے گا۔ الٰہی قوانین برتر ہیں۔

خدا کے لوگ جو اُس کا نرالا خزانہ ہے وہ ایسی جنگ کی اُلجھن میں نہیں پڑیں گے۔ (امریکی ملکی جنگ 1865-1861) کیونکہ یہ اُنکے ایمان کے خلاف ہے۔ فوج میں نہ تو وہ سچائی کی اطاعت کر سکتے ہیں اور نہ اپنے افسران کے مطالبات۔ یہ ضمیر کی مسلسل بے عزتی ہوگی۔

ج۔ اگر ہم کسی کام کی جگہ ملازم ہیں تو ہمیں کس قسم کے ملازم ہونا ہے؟ اپطرس 2:18 کلسیوں 3:23

....

نہایت حلیمی کے کام میں سائنس ہے، اگر تمام اس پر عمل پیرا ہوں تو وہ محنت میں شرافت پائیں گے۔

4- ناروا تکلیف

الف۔ ہمارا رویہ اُن لوگوں سے کیسا ہونا چاہیے جو ہم سے بدسلوکی کرتے ہیں، ہم سے ناراض ہوتے ہیں، ہم سے نفرت کرتے ہیں اور ہمارا تمسخر اُڑاتے ہیں؟ اپطرس 19,20:2; رومیوں 19-21:12

....

یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم کسی حقیقت یا فرض کی ہوئی غلط بات پر جو ہم سے منسوب کی جائے غصہ کریں۔ 'خود' (میں) وہ دُشمن ہے جس سے ہمیں ڈرنے کی ضرورت ہے۔ کسی بدکاری کا ہمارے کردار پر اتنا غمناک اثر نہیں ہوتا جتنا اُن انسانی جذبات پر جو روح القدس کے قابو میں نہیں۔ سب سے قیمتی فتح 'خود' (میں) کے خلاف فتح ہے۔

ہمیں اپنے جذبات کو آسانی سے مجروح نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ہمیں زندہ رہنا ہے، اپنے جذبات کے تحفظ یا اپنی شہرت کے لئے نہیں بلکہ روحوں کو بچانے کیلئے۔ دوسرے جو بھی ہمارے متعلق یا ہمیں نقصان پہنچانے کا سوچتے ہیں اس سے ہمیں مسیح کے ساتھ ایک ہونے سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

انتقام نہ لیں۔ خوف کے اسباب کو دور کر دیں۔ اگر آپ سے بے تاب کرنے والے الفاظ میں گفتگو ہو تو اُنہی جذبات میں جواب نہ دیں۔

ب۔ خدا ہمیں ظالموں اور بدکاروں کے ہاتھوں مصائب اُٹھانے کی اجازت کیوں دیتا ہے؟
متی 11,12,43-48

....

پوشیدہ نگرانی جو راستبازوں کو ظالموں کے ہاتھوں مصائب اُٹھانے کی اجازت دیتی ہے اُن لوگوں کیلئے اُلجھن کا سبب ہے جنکا ایمان کمزور ہے۔ بعض خدا سے اپنا اعتماد اُٹھانے کیلئے تیار ہیں کیونکہ وہ انسان کی ترقی کیلئے رکاوٹ ہے، بہترین اور پاکیزہ لوگ بھی ظالموں کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پوچھا جاتا ہے کہ رحیم اور لامحدود طاقت والا یہ ناانصافی اور تشدد کیسے برداشت کرتا ہے؟ اس سوال سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، خدا نے ہمیں اپنے پیار کی کافی شہادتیں دی ہیں۔ ہمیں اُس کی بھلائی پر شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہم اُسکی نگرانی کے کاموں کو سمجھ نہیں سکتے۔

خدا اپنے بچوں کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ بدکاروں کو اپنا کردار ظاہر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ بھی کہ وہ راستبازوں کو مصیبت کی بھٹی میں ڈالتا ہے تاکہ پاکیزہ ہو جائیں۔

5- مثال کی پیروی کرنا

الف۔ مسیحیوں کو خوشی سے مصیبت برداشت کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے بعد پطرس اس کی طاقتور دلیل پیش کرتا ہے؟ اپطرس 2:24-21

....

مسیح نے ہماری خاطر زیادہ مصائب اُٹھائے بہ نسبت اُن کے جو وہ اپنے پیروکاروں پر بدکاروں کے ذریعے لاسکتا ہے۔ تشدد اور شہادت برداشت کرنے والے خدا کے بیٹے کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

ب۔ ہمیں مصیبتوں کا سامنے کیسے کرنا ہے بتانے کے بعد رسول کونسی حوصلہ افزا ہدایت دیتا ہے؟ اپطرس 2:25; یوحنا 11:10

....

مسیح کو کھوئی ہوئی بھیڑ کو تلاش کرنے والا کہا جاتا ہے۔ یہ اُس کا پیار ہے کہ وہ ہمارا محاصرہ کر کے اپنے گلہ میں لاتا ہے۔ اُس کا پیار ہمیں آسمان پر اپنے ساتھ بیٹھنے کا استحقاق دیتا ہے۔

ہمارے کارکنوں، خادموں، اساتذہ، ڈاکٹروں اور ڈائریکٹروں کو یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اُنہوں نے مسیح کے ساتھ تعاون کا عہد کیا ہوا ہے۔ اُنہیں اُس کی اہلیت، نگرانی، مہربانی اور حلیمی کو سمجھنا ہے۔ اُنہیں اُس کو اپنا چرواہا سمجھ کر اُس پر نظر رکھنا ہے۔ پھر آسمان کے فرشتے بھی اُن سے ہمدردی کریں گے اور اُنکی مدد کریں گے۔ مسیح اُنکی خوشی کا تاج ہوگا۔ روح القدس اُنکے دلوں کو قابو میں رکھے گا اور اُنہیں سچائی کا علم ہوگا جو برائے نام ایمانداروں کو حاصل ہوسکتا ہے۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- میں بھوک اور جذبات کی غلامی سے چھٹکارا کیسے حاصل کرسکتا ہوں؟
2- کونسی چیز مجھے خوشخبری کی طاقت کی زندہ شہادت بنائے گی؟
3- کچھ طریقے کونسے ہیں جن سے میں اختیار والوں کی بہتر تابعداری کرسکتا ہوں؟
4- جب غلط طریقے سے الزام تراشی کی جائے تو میرا جواب کیا ہونا چاہیے؟
5- کیا چیز مجھے مسیح کی خاطر مصیبت اُٹھانے کی سچی رضامندی دے گی؟

سبق نمبر 7 سبت، مئی 2024,18

خاوندوں اور بیویوں سے اپیل

حفظ کرنے کی آیت: ''جب وہ تمہاری شائستہ گفتگو سے خوف کو دیکھ کر خدا کی طرف کھچ جائے۔ اپطرس 2:3

گھر ایک مقدس جگہ ہے جسے گنوار پن، نفس پرستی اور الزامی جواب سے آلودہ نہ کیا جائے۔ ایک گواہ ہے جو کہتا ہے 'میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں'۔ پیار، سچ، مہربانی اور برداشت کو دل کے باغ میں قائم رہنے دیں۔

اتوار مئی 12

1- بائبل کی ایک خاصیت جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

الف۔ آجکل خواتین ایک کونسے اہم خاندان کی خوشی کیلئے اصول کو رد کر دیتی ہیں؟
اپطرس 1:3 (پہلا حصہ)؛ افسیوں 5:24-22؛ کلسیوں 18:3

....

بہنو، جب آپ نے شادی کی تو خاوند سے کیا توقع رکھی؟ کیا آپ نے توقع رکھی کہ حکومت کی باگیں اپنے ہاتھ میں رکھیں گی اور اُسکی مرضی کو اپنی سرکش اور ضدی مرضی سے ہم آہنگ کریں گی۔ خاوند نے اپنی شادی سے کتنا سکون اور خوشی محسوس کی ہوگی؟ بیوی کو اپنے آپکو ایک گڑیا نہیں سمجھنا چاہیے جسے بہلایا جائے، بلکہ ایک عورت، جسے اپنے کندھوں کو خیالی نہیں بلکہ اصلی بوجھ کے نیچے رکھنا ہے اور ایک خاص سمجھ اور سوچ کے تحت رہنا ہے یہ سوچتے ہوئے کہ اُسے اپنے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے بارے سوچنا ہے۔

کیا آپ سوچتی ہیں کہ یہ آپ کے خاوند کیلئے مایوسی کی بات نہیں کہ آپکو ایسا پائے جیسا خدا نے دکھایا تھا کہ آپ ہیں۔ کیا اس نے آپ سے اس توقع سے شادی کی کہ آپ کوئی بوجھ نہیں اٹھائیں گی، کسی اُلجھن کو نہیں بانٹیں گی، خود انکاری قبول نہیں کریں گی؟ کیا اُس نے سوچا کہ آپکا کوئی فرض نہیں ہوگا کہ اپنے آپکو قابو میں رکھیں، خوش رہیں برداشت کرنیوالی ہوں اور سوجھ بوجھ کی مالک ہوں۔

ب۔ اگر کسی بیوی کا شوہر کلام کو نا مانتا ہو تو کلام ماننے والی بیوی کا اپنے شوہر کیلئے کیا موثر طریقہ ہوگا اُسکو قائل کرنے کا؟ اپطرس 1,2:3؛ اکرنتھیوں 10,13,14:7

....

2- ہم آہنگ رشتے کو بڑھانا

الف۔ بائبل سے مثال کیلئے پطرس ایک بیوی کا خاوند سے رشتے کا کونسا نمونہ پیش کرتا ہے؟
اپطرس 3:6-4 اس رشتے میں جو توازن ظاہر کیا گیا ہے اُسکی تشریح کریں۔ پیدائش 21:12-9

....

ابرہام کو شادی کے رشتہ کی پاکیزگی کیلئے ہدایت تھی کہ اسے ہمیشہ کیلئے ایک سبق ہونا چاہیے تھا۔ کہا گیا ہے اس رشتے کے حقوق اور خوشی کو ایک بڑی قربانی دے کر بھی قائم رکھنا ہے۔ سارہ ابرہام کی حقیقی بیوی تھی۔ بحیثیت ایک بیوی اور ماں کسی کو اُس کے حقوق بانٹنے کا حق نہ تھا۔ وہ اپنے خاوند کی عزت کرتی تھی اور اس کی بہترین مثال ہونے کا ذکر نئے عہد نامہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ ابرہام کی محبت کسی اور کے ساتھ بانٹنے کیلئے راضی نہ تھی اور خدا نے اُسے اپنی حریف کی جلاوطنی پر ملامت نہ کی۔

ب۔ خاندانی دائرہ میں اکثر خاوند کیوں ذلیل ہو جاتا ہے اور اُسکی شہرت معاشرے میں کیوں خراب ہو جاتی ہے؟ امثال 1:14; 24:25; 15:27 اس کا موازنہ 1 پطرس 4:3 سے کریں۔

....

بہت سے خاند اور بچے جو گھر پر کچھ دلکش نہیں پاتے اور اُنہیں جھڑک کر بلایا جاتا ہے اپنا آرام اور تفریح گھر سے باہر تلاش کرتے ہیں۔ وہ بیوی اور ماں جو گھریلو کاموں میں مصروف ہوتی ہے اکثر خوش اخلاقی کو بھلا دیتی ہے جس سے خاوند اور بچوں کیلئے گھر کی خوشی ختم ہو جاتی ہے، اگرچہ وہ اپنی مشکلات کے بارے ہی سوچ رہی ہو۔ جب وہ کھانا پکانے میں مصروف ہوتی ہے یا کپڑے پہننے کی تیاری میں ہوتی ہے، خاوند اور بچے اجنبیوں کی طرح اندر جاتے ہیں اور باہر آتے ہیں۔
جب گھر کی ملازمہ بڑی اچھے طریقے سے وہ اپنا کام کر رہی ہو تو وہ متواتر اپنی غلامی کی سزا پر چلّا رہی ہوتی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو بڑھا کر بتاتی ہے اور اپنی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی قسمت کا مقابلہ اعلیٰ طبقہ کی عورت سے کرتی ہے۔ وہ بلا مقصد ایک مختلف زندگی کی خواہش رکھتی ہے۔ وہ ناخوشی کا اظہار کر کے خاوند اور بچوں کیلئے ناخوشگوار ماحول بنا دیتی ہے۔
کسی خادم کی بیوی جو خدا سے لاتعلق ہے اپنے خاوند کی مدد نہیں کرتی۔ جبکہ وہ صلیب اُٹھانے کی ضرورت اور خود انکاری کی اہمیت کے بارے سوچتا ہے۔ اُسکی بیوی کی مثال اُسکی تبلیغ کی تردید کرتی ہے اور اُسکی طاقت کو تباہ کر دیتی ہے۔

3- گھمنڈ کی خطرناک قسمیں

الف۔ مسیحی بیوی اپنے آپکو دلکش کیسے بنا سکتی ہے؟ امثال 31:29-25

....

بیوی کو بڑی محنت سے اپنے خاوند کو وفاداری سے باندھنا ہے اور گھر کو شاد اور دلکش بنانا ہے۔ خدا بدنظمی اور سُستی اور سراسر کسی طرح کی کمی سے ناخوش ہوتا ہے۔ یہ خامیاں بڑی برائیاں ہیں اور خاوند کے پیار کو بیوی سے دور کرتی ہیں جبکہ خاوند نظم وضبط سے پیار کرتا ہے۔ ایک بیوی اور ماں گھر کو خوشحال نہیں بنا سکتی جب تک اُس میں نظم وضبط نہ ہو، عزت کو محفوظ نہ رکھتی ہو اور ایک اچھی حکمران ہو۔ اس لئے جوان نکات پر ناکام ہیں اُنہیں اس طرف دھیان دینا ہوگا۔

ب۔ خدا سے لاتعلق عورت اکثر کس کی طرف رجوع کرتی ہے اور اس کے کیا نتائج ہوتے ہیں؟
امثال 6,7,10,18,19; 2 سلاطین 30:9; یسعیاہ 3:26-16

....

کچھ خواتین ورغلانے والی ہوتی ہیں جو اپنی بہترین کوشش کرتی ہیں کہ آدمیوں کی توجہ اپنی طرف کھینچے۔ بھڑکیلے اور بے دستور لباس پہننے والے کے دل میں لالچ پیدا کرتے ہیں اور دیکھنے والے کے دل میں گھٹیا جذبات پیدا کرتے ہیں۔ خدا کو معلوم ہے کہ لباس کی وجہ سے گھمنڈ اور خودنمائی سے پیشتر ہی کردار برباد ہو چکا ہوتا ہے۔

ج۔ بیشتر مسیحی خواتین ضمیر کے باعث آدمیوں کو حرامکاری کیلئے ورغلاتی نہ ہوں کس قسم کے گھمنڈ کے خلاف سب کو آگاہی دے دی گئی ہے؟ اپطرس 3:3; اتمتھیس 9:2

....

آپکے اور آپکے خاوندوں کیلئے گھمنڈ سے بڑی رکاوٹ کوئی نہیں۔ آپ دونوں نمائش کے شوقین ہیں۔ ایک نیک اور حلیم مذہب میں ان چیزوں کا حصہ نہیں۔
بائبل شرم وحیا کا درس دیتی ہے۔ یہ بھڑکیلے رنگوں اور بافراط آرائش سے منع کرتی ہے۔ کوئی تجویز جس کا ارادہ کیا جائے، پہننے والے کیلئے دلکش ہو یا تعریف کیلئے اُبھارے خدا کا کلام ایسی جدید پوشاک کے خلاف تاکید کرتا ہے۔
لباس میں خودانکاری ہمارے مسیحی فرض کا حصہ ہے۔ سادہ لباس پہننا اور ہر قسم کے زیورات سے باز رہنے کا مطلب ایمان پر قائم رہنا ہے۔

4- خاوندوں کا فرض

الف۔ بیویوں سے اپیل کرنے کے بعد پطرس خاوندوں کو کیا نصیحت دیتا ہے؟ روحانی طور پر اس پر عمل نہ کرنے کا کیا نتیجہ ہے؟ ا پطرس 7:3

....

خاوندوں کو اپنی بیوی کی اپنی ہمدردی اور نا کام نہ ہونے والی محبت سے مدد کرنی ہے۔ اگر وہ بیوی کو تازہ دم اور خوش دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ گھر میں دھوپ کی مانند چمکے تو وہ اُنکے بوجھ میں مدد کریں۔ اُسکی خوش اخلاقی اُس کیلئے قیمتی حوصلہ پیدا کرے گی۔ اس سے اُنکے اپنے دلوں کو خوشی اور اطمینان ملے گا۔

ب۔ خدا سے لاتعلق خاوند اپنی بیوی کی زندگی کو عذاب کیسے بنا سکتا ہے؟ اسیموئیل 25:25-3,14,17,23

....

اگر خاوند اپنی بیوی کے اعمال پر پُرزور نکتہ چینی کرتا ہے تو وہ اُس کی عزت اور پیار کو برقرار نہیں رکھ سکتا اور شادی کا رشتہ اُسکے لئے نفرت انگیز ہو جائیگا۔ وہ اپنے خاوند سے پیار نہیں کرے گی کیونکہ وہ اپنے آپکو پیار کے قابل نہیں بناتا۔ خاوندوں کو محتاط، وفادار اور رحمدل ہونا چاہیے۔ اُنہیں پیار اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ جب خاوند کے کردار میں شرافت، دل میں پاکیزگی، ذہن کی سرفرازی ہوگی جو کہ ہر سچے مسیحی میں ہونی چاہیے تو اس کا اظہار شادی کے تعلق سے ہوگا۔ وہ چاہے گا کہ اُس کی بیوی صحت مند اور حوصلہ مند ہو۔ وہ تسلی بخش الفاظ بولے گا تا کہ خدائی دائرے میں امن رہے۔

ج۔ سچے مسیحی خاوند کا اپنی بیوی سے کیسا رویہ ہونا چاہیے تا کہ اُس میں تحریک پیدا کرے کہ وہ اُسکی طرفداری کا جواب دے؟ افسیوں 25,28,33:5; کلیسیوں 19:3

....

خاوندوں کو نمونے کا مطالعہ کرنا چاہیے اور یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ افسیوں میں جو علامت دی گئی ہے اُس کا کیا مطلب ہے۔ خاوند کو اپنے خاندان میں نجات دہندہ ہونا چاہیے۔ کیا وہ خدا کی دی ہوئی جوانمردی سے اپنے بچوں اور بیوی کی سرفرازی دکھائے گا۔ ہر خاوند اور باپ کو مسیح کے الفاظ کو سمجھنا چاہیے، یک طرفہ نہیں کہ بیوی کو خاوند کی اطاعت کرنی چاہیے بلکہ کلوری کی روشنی میں کہ اُس کی خاندان میں کیا حیثیت ہے۔

جمعرات مئی 16

5- مسیحی خاندان میں کوئی حاکم نہیں

الف۔خاوند اور بیوی کا رشتہ کتنا نزدیکی ہونا چاہیے؟ پیدائش 23,24:2; متی 4-6:19

....

نہ تو خاوند کو اور نہ بیوی کو حاکم ہونے کا دعویٰ کرنا چاہیے۔اس معاملے میں رہنمائی کیلئے خدا نے اصول بتایا ہے۔خاوند کو بیوی کی اس طرح سیوا کرنی ہے جس طرح مسیح کلیسیا کی کرتا ہے۔ بیوی کو اپنے خاوند کی عزت کرنی ہے اور اُسے پیار کرنا ہے۔ دونوں میں مہربانی کی روح ہونی چاہیے اور ایک دوسرے کو غم زدہ نہیں کرنا چاہیے۔

ہم میں خدا کی روح ہونی چاہیے ورنہ گھر میں یگانگت نہیں ہوگی۔ بیوی میں اگر مسیح کی روح ہے تو اپنے الفاظ کے بارے محتاط ہونا چاہیے۔اُسے فرمانبردار ہونا ہوگا۔ یہ نہ سوچے کہ وہ تحریری معاہدے کے تحت ہے بلکہ اپنے خاوند کی ساتھی ہے۔اگر خاوند خدا کا خادم ہے تو وہ اپنی بیوی کا حاکم نہ بنے۔ہمیں گھر کی زیادہ فکر نہیں ہونی چاہیے۔اگر خدا وہاں بستا ہے تو گھر آسمان کی طرح ہے۔اگر ایک غلطی کرتا ہے تو دوسرا مسیح جیسی برداشت کا مظاہرہ کرے۔

ایک دوسرے پر کنٹرول کرنے کی کوشش نہ کریں۔ایکدوسرے کو اپنی خواہشات پر چلنے کیلئے مجبور نہ کریں۔اس طرح آپکا پیار قائم رہے گا۔مہربان، صابر، برداشت کرنے والے اور دوراندیش بنیں۔خدا کے فضل سے آپ ایکدوسرے کو خوش رکھنے میں کامیاب ہونگے جیسا کہ آپ نے اپنی شادی کے وقت عہد کیا۔

جمعہ مئی 17

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- میرے رویہ اور آواز کے لہجہ سے میں شریکِ حیات کو خدا کے اصول کیسے ظاہر کرسکتا ہوں؟

2- مجھے اپنی غلطیوں کو کتنی جلدی تسلیم کرنا چاہیے اور شریکِ حیات سے معافی مانگنی چاہیے؟

3- خدا مجھے کیوں بلاتا ہے کہ شریکِ حیات کی خاطر مرنے کیلئے تیار رہوں؟

4- میں اپنے خیالات میں شریکِ حیات کو دھوکہ دینے کو کیسے ترک کرسکتا ہوں؟

5- یہ کیوں صحیح ہوگا میرے اور شریکِ حیات کیلئے دُعا کے ذریعے سوچیں کہ کہیں ہم گھمنڈ یا نمائش کے مجرم تو نہیں، لباس میں، کھانا پکانے کی مہارت میں یا کار/موٹر سائیکل کیلئے یا بجلی کے سامان کیلئے یا مکان کیلئے۔

سبق نمبر 8 سبت، مئی 25, 2024

مسیحی رویہ

حفظ کرنے کی آیت: ''غرض سب کے سب یکدل اور ہمدرد بنو۔ برادرانہ محبت رکھو۔ نرم دل اور فروتن بنو''۔ اپطرس 8:3

جو اپنے آپکو مسیح کے پیروکار جتاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بد اخلاق، گفتگو اور طرزِ عمل میں ناشائستہ ہیں اُنہوں نے مسیح کے بارے سیکھا ہی نہیں۔ ایک ڈینگیا، گستاخ اور عیب جو انسان مسیحی نہیں۔ مسیحی ہونے کا مطلب ہے مسیح کی طرح ہونا۔

اتوار مئی 19

1- ایک سچے مسیحی کی تعریف

الف۔ پطرس نے ایک سچے مسیحی کا کیسا نقشہ دیا ہے؟ اپطرس 8:3

....

شائستگی کی قیمت کو سمجھا ہی نہیں جاتا۔ جو دل کے مہربان ہیں اُن میں آداب کی کمی ہوتی ہے۔ بہت سے اپنی سنجیدگی کے باعث اپنی عزت کرواتے ہیں اُن میں خوش اخلاقی کی کمی ہوتی ہے۔ یہ کمی اُنکی اپنی خوشی کو برباد کر دیتی ہے۔

ب۔ پطرس مسیح جیسے کونسے نادر رویہ پر زور دیتا ہے؟ اپطرس 9:3; متی 44:5

....

سب کے ساتھ تہذیب اور نفاست کا سلوک کرنا ہے خدا کے بیٹے اور بیٹیوں کی طرح۔
مسیحیت ایک آدمی کو بھلا مانس بنا دیگی۔ مسیح اپنے ستانے والوں کیلئے بھی شائستگی سے پیش آتا اور مسیح کے پیروکاروں کو بھی ایسا ہی رویہ اپنانا ہوگا۔

مذہب کی تعلیم دینے والے ہمیں سکھاتے ہیں کہ جن جگہوں پر ہمارے ساتھ تشدد اور ناانصافی کا سلوک کیا جائے وہاں ہمیں صبر سے کام لینا چاہیے۔
اگر ہم بائبل مذہب کی پیروی کریں تو مسلسل صبر، شائستگی، خود انکاری اور خود نثاری کی ضرورت ہوگی۔

2- اپنی گفتگو پر نظر رکھنا

الف۔موجودہ اور آنے والی زندگی میں خوش رہنے کیلئے پطرس نے کونسا اہم اصول بتایا ہے جو ایک شرط ہے؟ زبور 12,13:34; اپطرس 10:3

....

شیطان ہر کلیسیا میں گلہ کو برباد کرنے کیلئے کام کر رہا ہے۔مسیح کے پیروکاروں کیلئے ہدایت ہے کہ وہ زبان اور ہونٹوں سے مکر کی بات نہ کریں۔شیطان اپنے آپکو سرفراز کرنے کیلئے ہر کلیسیا میں روحوں کو برباد کرنے کا کام کر رہا ہے۔میرے بھائیو اور بہنو اپنی روح کی سرپرستی کرو، اپنی گفتگو کی حفاظت کرو ایسا نہ ہو کہ شیطان اپنی تاریخ دہرانے کیلئے آپکی رہنمائی کرنے لگے۔

ب۔اُن لوگوں کی مثالیں دیں جنہوں نے اس اصول کو نظر انداز کیا اور یہ اُن کیلئے کس طرح پریشانی کا سبب بنا خاص کر اُس کیلئے جس نے اُن سے بات کی۔1سیمویئیل 24-27,43-45:14; آستر 10-6

....

ناخوشی، سختی اور جذباتی ایک لفظ بھی آپکے ہونٹوں سے نہ نکلے۔مسیح کا فضل آپکی درخواست کا انتظار کرتا ہے۔اُس کا روح آپکے دل اور ضمیر پر قابو رکھے گا۔آپکے الفاظ اور اعمال کی رہنمائی کرے گا۔اپنی عزت کو جلد بازی اور بے سوچے الفاظ سے مجروح نہ کریں۔آپکی گفتگو اچھی اور پاک ہو۔

ج۔اس اصول کی خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے ابدی زندگی کس طرح رکاوٹ کا باعث بن جائیگی؟ اپطرس 10:3 بمقابلہ مکاشفہ 27:21;5:14

....

جب چائے اور کافی پینے والے تفریح طبع کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں تو اُنکی زبانیں کھل جاتی ہیں تو وہ دوسروں کے متعلق بری باتیں کرتے ہیں۔الفاظ پر قابو نہیں ہوتا۔لطیفے اور گپ شپ ہوتی ہے۔کئی دفعہ بدنامی کی بات بھی ہوتی ہے۔گپ شپ لگانے والے بھول جاتے ہیں کہ اُنکا ایک گواہ ہے جو اُنکی گفتگو کو آسمانی کتابوں پر لکھ رہا ہوتا ہے۔مبالغہ کی ہوئی اور حسد کے جذبات سے باتیں چائے کے پیالے کے جوش میں کی جاتی ہیں اور مسیح خود اُنکے خلاف درج کرتا ہے۔

3- اطمینان تلاش کرنا

الف۔ مسیحی زندگی کے دوسرے کونسے اہم اصول ہیں جو پطرس ہمیں یاد دلاتا ہے؟
1پطرس 3:11; یسعیاہ 1:16,17

....

ب۔ ہم کس طرح بدی سے پرہیز کریں اور نیکی کریں؟ یرمیاہ 13:23 بمقابلہ 1کرنتھیوں 6:9-11;
یوحنا 3:5; یعقوب 4:7

....

جن لوگوں کے بارے پولوس لکھ رہا ہے اُنہیں مسیح کے تبدیل کرنے والے فضل سے اپنی تبدیلی کو ظاہر کرنا چاہیے۔ وہ خود سے اپنے دلوں کو تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ جب اُن کی کوششوں سے شیطان سے چھٹکارا حاصل کیا تاکہ مسیح کی خاطر کھڑے ہوں تو اُنہوں نے تبدیلی کا کوئی دعوی نہ کیا۔

صرف خدا کی طاقت سے دُنیا اور شیطان کے خلاف فتح حاصل کی جاسکتی ہے۔ خدا کے بغیر انسان کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا اور خدا نے منصوبہ بنا رکھا ہے کہ نسل انسانی کی بحالی میں انسان کا تعاون الٰہی طاقت سے ہو۔ جس حصے کا انسان سے مطالبہ ہے وہ بہت چھوٹا ہے، پھر بھی خدا کے منصوبے میں وہ اتنا حصہ ہے جس کا کام کی کامیابی کیلئے ضرورت ہے۔

گنہگار کی زندگی میں تبدیلی انسان کی اپنی نیکی کی وجہ سے نہیں ہے۔

ج۔ اُن سے کیا وعدہ کیا گیا ہے جنہوں نے خوشخبری کی تبدیل کرنے والی طاقت کے سامنے اپنے آپ سپرد کر دیا ہے، پھر بھی آزمائشوں سے شکست کھا رہے ہیں؟ 1پطرس 3:12; یوحنا 14:13,14

....

ایمان اور دُعا کے ذریعے خوشخبری کے سارے مطالبات پورے ہو جائیں گے۔ کسی کو گناہ کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، پہلے اُس کی مرضی ضروری ہے۔ اس سے پہلے کہ جذبات اُس پر قابو پائیں گناہ کا ارادہ کرنا ہوگا یا پھر برائی ضمیر پر فتح حاصل کرلے گی۔ خدا کی آنکھیں راستباز کو دیکھتی ہیں اور اُسکے کان اُنکی دعاؤں کیلئے کھلے ہیں۔ خدا کو پکارو۔ اپنے آپکو جو بے بس ہو، نالائق ہو مسیح کے سامنے لائیں اور پھر اُس کے وعدوں کا دعویٰ کریں۔ خدا سُنے گا۔ وہ جانتا ہے کہ قدرتی دل کے رجحانات کیا ہوتے ہیں، وہ آزمائش کے ہر وقت میں مدد کرے گا۔

کیا آپ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے؟ دیر کئے بغیر خدا کو تلاش کریں اور اُس سے رحم اور معافی مانگیں۔

4- بے خوف نیکی کرنا

الف۔ پطرس نے کونسا عملی مشورہ دیا کہ اگر اُس پر عمل کیا جائے تو رشتہ داری میں کئی مسائل حل کرنے میں مدد دے سکتا ہے؟ ا پطرس 13:3; امثال 1:15

....

ناراض آدمی کے جواب میں جو الفاظ بولے جاتے ہیں چابک کی طرح محسوس ہوتے ہیں اور مزاج میں طیش پیدا کر دیتے ہیں۔ مسیحی اپنی زبان کو لگام دیں اور قصد کریں کہ سخت الفاظ نہ بولے جائیں۔

ب۔ اپنے نرم مزاج کے باوجود جو لوگ نرمی اختیار نہیں کرتے اُن سے کیسا برتاؤ کیا جائے؟ ا پطرس 14,16,17:3

....

مسیح نے سمجھوتا کر کے کبھی امن خریدا نہ تھا۔ مسیح کے پیروکاروں سے بھی ایسا کرنے کیلئے کہا گیا ہے اور اُنہیں ہوشیار رہنا ہوگا ایسا نہ ہو کہ نا اتفاقی سے روکتے سچائی کو کھو دیں۔ حقیقی امن اصولوں پر سمجھوتہ کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اور کوئی آدمی اصولوں پر چلنے کیلئے تیار نہیں جب تک مخالف کو مشتعل نہ کر لے۔ روحانی مسیحیت کی مخالفت نافرمان بچے کریں گے۔ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا اُن سے نہ ڈرو جو جسم کو فنا کر سکتے ہیں لیکن روح کو نہیں۔ خدا کے سچے لوگوں کو نہ تو انسان کی طاقت سے ڈرنا ہے اور نہ شیطان کی دُشمنی سے۔ مسیح میں اُنکی ابدی زندگی محفوظ ہے۔ اُنکا واحد خوف یہ ہے کہ کہیں وہ سچائی کو نہ چھوڑ دیں اور اُس اعتماد کو دھوکہ دے دیں جو خدا نے اُن پر کیا ہے۔

ج۔ ہمارے نیکی کے کاموں اور اچھے الفاظ کا منبع کیا ہے؟ ا پطرس 16:3 (پہلا حصہ) اعمال 16:24; عبرانیوں 14:9

....

خدا کے کلام میں ہم پڑھتے ہیں ضمیر اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی اور یہ حقیقت کہ تمہارا ضمیر خدا کے کلام پر عمل کرنے کیلئے ملامت نہیں کرتا اور ثابت نہیں ہوتا کہ آپ اُس کی نظر میں رد کئے ہوئے ہیں۔ اپنے ضمیر کو خدا کے کلام کے سامنے لے جائیں اور دیکھیں اگر آپکی زندگی اور کردار راستبازی کے اُس معیار تک ہے جو خدا نے ظاہر کیا ہے۔

جمعرات 23 مئی

5- جاننا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں

الف۔کن اسباب کی وجہ سے ہمیں روزانہ خدا کے کلام کا مطالعہ کرنا ہے؟

یشوع 8:1; زبور 11:119; اپطرس 15:3; 2 تمتھیس 15:2

....

ب۔موجودہ سچائی کو جاننے والے آج کس خطرے میں ہیں؟ ہوسیع 6:4

....

کیا نوجوان اس حیثیت میں ہیں کہ بڑی حلیمی اور خوف سے ہر آدمی کو جواب دے سکیں جو اُنکی اُمید کے بارے سوال کرتے ہیں۔نوجوان ہماری حالت کو سمجھنے میں ناکام ہوتے ہیں۔خوفناک مناظر اُنکے سامنے ہوتے ہیں،مصیبت کا وقت کردار کی قیمت کو پرکھے گا۔

خدا کا پیغام ہے'ایمان کے ذریعے نجات'۔

اگر ہم روزانہ روشنی اور علم کیلئے خدا کے کلام کی تحقیق نہیں کرتے تو ہم محفوظ نہیں۔ایک سو میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو بائبل کی سچائی کے اس مضمون کو سمجھ سکے جو ہماری موجودہ اور ابدی بہبود کیلئے ضروری ہے۔

بہت سے اپنے خادموں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ خدا سے روشنی لیکر آئیں۔ایسے لوگ بہت کچھ کھودیں گے۔اگر وہ روزانہ مسیح کی پیروی کریں تو وہ اُسکی مرضی کا علم حاصل کرلیں گے۔وہ قیمتی تجربہ حاصل کرلیں گے۔اس تجربہ کی کمی سے وہ خدا کی روح کو نہیں جان سکتے۔وہ اُس کی مرضی کو نہیں جان سکیں گے اور آسانی سے اپنے ایمان سے منکر ہو سکتے ہیں۔وہ غیر مستحکم ہیں کیونکہ اُنہوں نے تجربہ حاصل کرنے کیلئے دوسروں پر اعتماد کیا۔

جمعہ 24 مئی

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- میرا رویہ اپنی بیوی،بچوں،بھائیوں اور رفقا کار کیساتھ کیسا ہے؟

2- ہم اپنی زبان پر قابو پانے کیلئے کونسے ٹھوس اقدامات لے سکتے ہیں؟

3- اگر میں کسی آزمائش سے شکست کھا جاؤں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

4- نیک اعمال اور نیک الفاظ کا فرق بیان کریں پاک ضمیر سے اچھی شہرت حاصل کرنے کیلئے خودغرضی کے مقاصد نکلتے ہیں۔

5- جن اعتقادات کو میں مانتا ہوں اُنکی گہری سمجھ کیسے حاصل کرسکتا ہوں؟

سبت، جون 1 ,2024

بحرالکاہل کے علاقہ میں مدد کیلئے پہلے سبت کا چندہ

اس دُنیا میں خوشخبری پھیلانے کا کام بڑا ہولناک ہے کیونکہ ابھی تک بہت سی روحوں کو نجات کی خوشخبری سُننا باقی ہے۔ مسیح نے کہا تھا خوشخبری کا پیغام تمام دُنیا میں سُنایا جائے گا تاکہ تمام قوموں کیلئے گواہی ہو اور پھر خاتمہ ہوگا۔ (متی 14:24) 7.8 ارب کی آبادی میں خدا ہر ایک سے پیار کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر ایک کو اُس کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملے۔

بحرالکاہل کے علاقے میں بدھ مت، اسلام، مسیحیت اور دہریے شامل ہیں۔ یہاں حقیقت میں ایک بڑا کام کرنا باقی ہے۔

پوری دُنیا خوشخبری کیلئے تیار ہے۔ ایتھوپیا نے بھی خدا کی طرف توجہ کی ہے۔ جاپان، چین، بھارت اور براعظم کے بہت حصوں میں تاریک حصے ہیں۔ ہمارے علاقوں سے بھی خدا کے علم کے بارے جاننے والے ہیں۔ لاکھوں ہیں جنہوں نے نہ تو خدا کے متعلق سُنا ہے نہ اُس کے پیار کے متعلق جو مسیح میں ظاہر کیا۔ یہ علم حاصل کرنا اُنکا حق ہے اور یہ ہمارا فرض ہے جنکو علم نصیب ہوا ہے کہ اُنکے ساتھ بانٹیں اور اُنکی پکار کا جواب دیں۔

اگرچہ بہت سے علاقوں میں خوشخبری سُنانے کی اجازت نہیں پھر بھی سچائی اپنا راستہ تلاش کر لیتی ہے اور بہت سی جگہوں پر پیغام پہنچا ہے جہاں توقع نہ تھی۔ اس سبت ہماری درخواست ہے کہ اس کام کیلئے خصوصی دُعا کریں تاکہ خدا کی بادشاہت کیلئے اور روحیں تیار ہو سکیں۔

سچائی کو پھیلانے کیلئے ذرائع کی ضرورت ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ دل کھول کر چندہ دیں۔

جیسے بارش آتی ہے اور آسمان سے برف گرتی ہے اور واپس نہیں جاتی لیکن زمین کو پانی مہیا کرتی ہے تاکہ بیج پھل لائے اور کھانے والے کو روٹی ملے۔ ''اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کرے گا اور اُس کام میں جس کیلئے میں نے اُسے بھیجا موثر ہوگا''۔ یسعیاہ 11:55

دُور دراز سے آپکے بھائی اور بہنیں

سبق نمبر 9 سبت، جون 1 ,2024

بپتسمہ کی ہر ایک کو ضرورت ہے

حفظ کرنے کی آیت: ''اور اُسی پانی کے مشابہ بھی یعنی بپتسمہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے اب تمہیں بچاتا ہے، اُس سے جسم کی نجاست کا دور کرنا مراد نہیں بلکہ خالص نیت سے خدا کا طالب ہونا مراد ہے''۔ ا پطرس 21:3

میں ہر شہر کی کلیسیا کے ممبران سے التجا کرتا ہوں کہ ثابت قدمی کی کوششوں سے روح القدس کا بپتسمہ لے کر خدا کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔

اتوار مئی 26

1- نجات کا واحد ذریعہ

الف۔ نجات کے واحد ذریعہ کے بارے پطرس نے لکھ کر اور تبلیغ میں کیا کہا؟

ا پطرس 18:3; اعمال 4:12-10

....

ب۔ خدا اپنے رحم میں اپنے بیٹے کی قربانی کے بغیر گنہگاروں کو کیوں معاف یا بچا نہیں سکتا تھا؟

یسعیاہ 10:26; رومیوں 7:8 بمقابلہ رومیوں 10:5; کلیسیوں 1:22-20

....

بے گناہی کی حالت میں انسان خوشی سے خدا سے رابطہ رکھتا تھا لیکن گناہ کرنے کے بعد وہ اپنی پاکیزگی میں خوشی محسوس نہیں کر سکتا تھا اور اُس نے خدا کی نظروں سے چھپنے کی کوشش کی۔ خدا کی موجودگی میں گنہگار خوش نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ اُسکی رفاقت سے جھجک محسوس کرتا تھا۔ اگر اُسکو آسمان میں داخلے کی اجازت دے دی جاتی تو بھی وہ خوشی محسوس نہ کرتا۔ اُس میں پیار کی خودغرضی کی روح کی وجہ سے اُسے کوئی جواب نہ ملتا۔ اُسکے خیالات، اُس کی دلچسپیاں اور اُسکے مقاصد وہاں بے گناہ رہنے والوں کیلئے اجنبی ہوتے۔ وہ آسمان کی ہم آہنگی میں ایک بے سُرا نوٹ ہوتا۔ آسمان اُس کیلئے عذاب کی ایک جگہ ہوتی۔ خدا کا یہ کوئی آمرانہ حکم نہیں کہ وہ بدکار کو آسمان سے باہر رکھے۔ وہ اُس کی رفاقت کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے باہر کئے گئے۔ اور خدا کا جلال اُن کیلئے بھسم کرنے والی آگ ہوتی۔

2- اُسکے جی اُٹھنے کے ذریعے یقین دہانی

الف۔ہم مسیح کی موت کے ذریعے بچائے گئے ہیں تو پھر ہم کس لحاظ سے مسیح کے جی اُٹھنے سے نجات حاصل کرتے ہیں؟ اپطرس 21:3; اکرنتھیوں 14,15,22,23:6; اتھسلنیکیوں 13-16:4

....

ب۔اصل میں باپ کے حکم کو کس نے مانا اور یسوع کو زندہ کیا، پطرس اس بارے میں کیا کہتا ہے؟ اعمال 22-24:2 کا مقابلہ اپطرس 18:3 سے کریں۔

....

جو دُنیا کے گناہوں کیلئے مر گیا اُسے ایک مقرر وقت کیلئے قبر میں رہنا تھا۔ وہ پتھر کے قید خانہ میں تھا اور الٰہی جج کا قیدی تھا۔ وہ دُنیا کے گناہ اُٹھائے ہوئے تھا اور اُسے صرف اس کا باپ رہا کر سکتا تھا۔

مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کر کے باپ نے اُسے رُومی پہرہ داروں کے سامنے، شیطانی گروہ اور آسمانی کائنات کے سامنے جلال بخشا۔

پھر طاقتور فرشتوں نے اونچی آواز سے پکارا جس سے زمین ہل گئی۔اَے ابنِ خدا باپ تجھے بلاتا ہے اور جسکو موت پر فتح دی گئی تھی قبر سے باہر آیا۔

خدا کی طاقت پوشیدہ ہے اور وہ اُنکو جو مداخلت بے جا سے اور گناہ سے مُردہ ہیں زندہ کر سکتا ہے۔جس روح سے اُس نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا اسی سے وہ انسانی کردار کو بدل کر اُسے خدا کی کھوئی ہوئی شبیہ میں واپس لا سکتا ہے۔

ج۔راستبازوں کو غیر فانی حالت میں کون زندہ کرے گا مسیح کی آمدِ ثانی پر اور یہ کس شرط پر ممکن ہوگا؟ رومیوں 9-11:8

....

مسیح کی زبردست طاقت جو فانی جسم میں رہتی ہے ہر ایماندار کو مسیح کے ساتھ باندھ سکتی ہے۔

پہلی قیامت میں زندگی دینے والا اپنی خریدی ملکیت کو آواز دے گا۔اُسکی طاقت جو اُنکے درمیان رہتی تھی، چونکہ وہ الٰہی فطرت کے حصہ دار تھے وہ مُردوں میں سے زندہ ہو جاتے ہیں۔

موت کو مسیح نے نیند کہا ہے۔خاموشی، تاریکی، نیند۔وہ کہتا ہے کہ یہ تھوڑی دیر کیلئے ہوتی ہے۔ایمانداروں کیلئے یہ ایک معمولی بات ہے۔اُس کے ساتھ مرنا سو جانے کے برابر ہے۔وہی طاقت جس نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا وہ کلیسیا کو بھی بیدار کرے گا۔

3- خوشخبری کے پیچھے طاقت

الف۔قدیم زمانہ میں مسیح نے خوشخبری کی منادی کیلئے اور گری انسانیت سے اپیل کرنے کیلئے کسکو استعمال کیا؟ (اپطرس 18:3)(آخری حصہ) ,19,20۔ یہ سمجھنے کیلئے کہ ''قید میں کونسی روحیں تھیں پڑھیں۔امثال 22:5; یسعیاہ 6,7:42; 1:61

....

خدا مسلسل انسانی دلوں سے اپیل کر رہا ہے کہ وہ اُسکے پیار اور رحم کو پہچانیں۔خدا نے ہر زمانے میں ایسا ہی کیا ہے۔نوح کے زمانہ میں مسیح نے ایک انسانی نمائندہ کے ذریعے گناہ کے قیدیوں میں تبلیغ کی۔

اس سے پہلے روح القدس دُنیا میں موجود تھا۔نجات کے کام کے شروع سے وہ انسان کے دلوں پر حرکت کرتا تھا۔

ب۔اپنے معراج کے بعد مسیح نے رسولوں میں تبلیغ دینے کی طاقت کیلئے کس کو بھیجا؟
یوحنا 12,16,17:14; 21,22:20; اعمال 2:1

....

جب مسیح زمین پر تھا تو شاگردوں کو کسی دوسرے مددگار کی خواہش نہ تھی۔جب وہ اُس کی موجودگی سے محروم ہوگئے اُنہوں نے روح القدس کی ضرورت محسوس کی اور وہ اُنہیں مل گیا۔
روح القدس مسیح کا نمائندہ ہے لیکن اُس میں انسانی جسم نہیں۔مسیح ذاتی طور پر ہر جگہ موجود نہیں ہوسکتا تھا۔اس لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس جاتا اور روح القدس بھیجتا جو اس زمین پر اُس کا جانشین بنتا۔کسی کو مسیح کے مقام کا فائدہ تھا اور نہ اُس سے رابطہ ہوسکتا تھا۔روح القدس کے ذریعے نجات دہندہ تک سب کی رسائی ہوسکتی تھی۔اسکا مطلب ہے کہ وہ اُنکے نزدیک ہوسکتا ہے۔

ج۔خدا کا کونسا وعدہ آخری وقت میں پورا کیا جانا ہے ایک بہتر طریقہ سے بہ نسبت کہ وہ رسولوں کے زمانہ میں تھا؟ یوایل 28-31:2; ہوسیع 3:6

....

خوشخبری کا عظیم کام خدا کی طاقت کے کم اظہار سے بند نہیں ہوگا بہ نسبت جب اس کا آغاز ہوا تھا۔

4- بپتسمہ کی ہر ایک کو ضرورت ہے

الف۔کامل بپتسمہ کی تشریح کریں جو نجات کیلئے ضروری ہے؟ مرقس 7,8:1; یوحنا 3,5:

....

کلیسیا کا ماحول ٹھنڈا ہے۔اُنکا پہلا پیار جم چکا ہے اور جب تک روح القدس کے بپتسمے کا پانی اُنکے اُوپر نہیں پڑے گا اُن کا شمع دان اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائیگا جب تک وہ توبہ نہیں کرتے اور پہلے کے سے کام نہیں کرتے۔

ب۔بہت سے مسیحیوں کیلئے اُن وعدوں پر قائم رہنا مشکل کیوں ہوتا ہے جو اُنہوں نے پانی سے بپتسمہ لیتے وقت کیئے تھے؟ عبرانیوں 1,2:6;11,12:5

....

بہت سے اپنے اُن وعدوں کی فیصلہ کن شہادت نہیں دیتے جو اُنہوں نے بپتسمہ کے وقت کیئے تھے۔اُن کا جوش ظاہرداری، دُنیا سے پیار، گھمنڈ اور خود سے پیار کی وجہ سے ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔
کارکنوں کیلئے روح القدس کا بپتسمہ لینا بہت ضروری ہے تا کہ وہ خدا کیلئے اچھے مشنری بن سکیں۔
آج ہی ہمیں اپنی روحوں کو مسیح کے سپرد کرنا ہے تا کہ ہم خدا کے سامنے حاضر ہوتے وقت لائق بن سکیں اور روح القدس کے بپتسمہ کیلئے موزوں۔

ج۔کون ہمارے ضمیروں کو پاکیزہ بنا سکتا ہے کہ ہم اپنے بپتسمہ کے وعدوں کو حقیقی خدا کیلئے اچھے ضمیر سے جواب دے سکیں؟ ا پطرس 21:3 بمقابلہ عبرانیوں 14:9; رومیوں 9,10:8

....

ہمیں ایک ایسے ضمیر کی ضرورت ہے جسکو خدا کے روح نے تازہ کیا ہو، کیونکہ بہت ایسے ہیں جن کا ضمیر گناہ اور بداعتمادی کے باعث بے ہوش ہو چکے ہیں۔ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ مذہب کیا ہے اور ہمارا ضمیر زندہ ہونا چاہیے تا کہ ہمارا آسمانی خدا سے زندہ رابطہ رہے۔
روح القدس کے سوا کون ہمارے ذہن میں پاکیزگی کا اخلاقی معیار بتاتا ہے، گناہ کی نشان دہی کرتا ہے اور افسوس پیدا کرتا ہے کہ جس سے توبہ ہوتی ہے جس کیلئے توبہ نہیں کرنی پڑتی اور اُس کیلئے ایسا ایمان پیدا ہوتا ہے جو کیلا ہی تمام گناہوں سے بچا سکتا ہے۔

5- اپنے خیالات کی سمت مقرر کرنا

الف۔پطرس دوبارہ ہماری کہاں نجات کی جانب رہنمائی کرتا ہے؟ اپطرس 21,22:3; عبرانیوں 1:8

....

یسوع، خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور اُسے خدا کی حیثیت سے بڑی عزت حاصل ہے۔دُنیا کے وجود سے پہلے بھی اُسکی عزت تھی۔ وہ تمام ایمانداروں کو تحائف بانٹتا ہے۔ ہمارے پاس نجات کیلئے خدا کا پیار کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے جو کبھی خالی نہیں ہوتا۔

وہ قبر سے زندہ نکلا اور اُسکے گرد فرشتوں کا بڑا لشکر تھا۔اُس میں خدائی (معبود) اور انسانیت کا ملاپ تھا۔اُس نے دُنیا کو اپنے قبضے میں کیا جس پر شیطان اپنا قانونی حق جتاتا تھا۔اُس نے اپنی جان دے کر نسلِ انسانی کو بحال کیا۔

کوئی بھی اپنی حیثیت کو تنگ نظری سے نہ دیکھے کہ اُس کے اعمال اُسکے گناہوں کا قرض اُتار سکتے ہیں۔یہ مہلک دھوکہ ہے۔اگر آپ اسے سمجھ سکیں تو آپ اپنے پالتو خیالات کو ترک کر کے کفارے کا مطالعہ کریں گے۔اس معاملے کو اتنی تاریکی یا دھندلے انداز میں دیکھا جاتا ہے کہ لاکھوں لوگ جو اپنے آپکو خدا کے بیٹے کہتے ہیں وہ اُس بدکار کے بچے ہیں اسلئے کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرتے ہیں۔خدا نیک اعمال کا مطالبہ کرتا ہے۔شریعت کا مطالبہ بھی یہی ہے۔خدا ہمیں بچانے کی اہلیت رکھتا ہے کیونکہ اُسکے ذریعے ہماری وساطت ہے۔انسان کو ایسا گناہ نہیں کرنا جس سے وہ کلوری کے سہارے مطمئن نہ ہو۔

ذاتی نظرِ ثانی کے سوالات

1- میں مسیح کے بارے گفتگو کر کے اور اُسکے کلام کے بارے سوچ کر زیادہ خوشی کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟

2- مجھ میں روح القدس کے کام کی کیا شہادت ہے؟

3- میری خدمت میں روح القدس کے ذریعے کیسے اضافہ ہو سکتا ہے؟

4- میں روح القدس کے بپتسمہ کا مکمل تجربہ کیسے کر سکتا ہوں؟

5- مسیح کو نظروں سے اوجھل کرنے کے کیا اسباب ہیں جن سے بعد میں ایمان سے بھی دوری ہو جاتی ہے؟

ایک نئی زندگی بسر کرنا

حفظ کرنے کی آیت: ''تا کہ آئندہ کو اپنی جسمانی زندگی آدمیوں کی خواہشوں کے مطابق نہ گزارے بلکہ خدا کی مرضی کے مطابق''۔ ا پطرس 2:4

جو حقیقت میں مقدس کیئے گئے وہ خدا کے کلام کو مانیں گے اور اُسکی عزت کریں گے جیسے ہی کلام اُنکے سامنے کھلے گا، اور وہ خواہش ظاہر کریں گے تعلیم کے ہر نکتہ کی سچائی کیا ہے۔

اتوار جون 2

1- ہمیشہ حوصلہ دینے والا ایک خیال

الف۔ جب ہمیں آزمائشوں اور تکلیفوں میں لعنت ملامت ہو تو ہمیں طاقت اور حوصلے کیلئے پطرس کیا مشورہ دیتا ہے؟ ا پطرس 1:4; عبرانیوں 3:12

....

ہم صلیب کے دامن میں جا کر اپنے ایمان کو طاقتور اور تیز بنا سکتے ہیں اور پھر اپنے نجات دہندہ کی ذلالت کے بارے تحقیق کر سکتے ہیں۔

آیئے تفتیش کریں کہ ہمارے جیسے حالات میں نجات دہندہ نے کیا کیا ہوگا؟ اس سوال کا جواب مسیح کی مثال سے دیا جا سکتا ہے۔ اُس نے اپنی بادشاہت کو چھوڑا، اپنی عظمت کو ایک طرف رکھ دیا، اپنی دولت کو قربان کر دیا اور اپنی الوہیت کو انسانیت سے ڈھانپ دیا تا کہ وہ انسانوں تک پہنچ جائے جہاں وہ تھے۔ اُسکی مثال سے واضح ہے کہ اُس نے گنہگاروں کی خاطر اپنی جان دے دی۔

مسیح تمام باتوں میں آزمایا گیا جس طرح ہم آزمائے جاتے ہیں۔ وہ جو آزمائشوں میں مبتلا ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ اُنکے دوستوں نے اُنہیں بھلا دیا ہے وہ مسیح کے بارے میں سوچیں جو اکیلا بیابان میں آزمائشوں کا سامنا کر رہا تھا اور اُن سے کہیں زیادہ شدت سے جوان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ مایوس ہو کر پیچھے نہ ہٹ جائیں بلکہ ایمان کے ہاتھ کو بڑھا کر اُس ہاتھ کو پکڑیں جو بچانے کیلئے بڑھا ہوا ہے۔ اپنی بے بس روح کو مسیح کے حوالے کریں کیونکہ وہ ان حالات سے گزرا ہے اور اُسے معلوم ہے کہ جو آزمائے جاتے ہیں اُنکو کیسے بچانا ہے۔

2- تکلیفوں سے گزر کر فتح تک

الف۔خدا جان بوجھ کر ہمیں مصیبتوں اور تکلیفوں سے گزرنے دیتا ہے؟
اپطرس 1:4;(آخری حصہ) 2; 2 کرنتھیوں 7-10:12

....

جب نجات دہندہ نے اپنے جلال کی روشنی میں اپنے آپکو پولوس پر ظاہر کیا تو وہ جسمانی طور پر اندھا ہو گیا جب اُس نے اُسکے خلاف کفر بکا۔لیکن یہ اس لئے تا کہ اُس میں روحانی بینائی آ جائے اور وہ اُس غفلت سے بیدار ہو جائے جس نے اُس کے شعور کو مُردہ کر رکھا تھا۔

میرے دل میں ایک خوف تھا کہ اگر میں نے اس پکار کی فرمانبرداری کی اور اعلان کر دیا کہ مجھے خدا کی طرف سے رویا اور مکاشفہ ملا ہے تو کہیں میں گناہ کی بلندیوں تک نہ پہنچ جاؤں اور خدا کو ناراض کر کے اپنی روح کو برباد نہ کر لوں۔

میں نے التجا کی کہ مجھے جانا چاہیے تا کہ جو کچھ خدا نے مجھ کو دکھایا ہے بیان کروں اور ناواجب سرفرازی سے محفوظ رہوں۔پھر فرشتے نے کہا' تمہاری دُعائیں سُن لی گئی ہیں اور اُنکا جواب ملے گا۔اگر یہ برائی تمہیں خوفزدہ کرتی ہے تو خدا کا ہاتھ تمہیں بچائے گا۔اپنی محبت میں وہ تمہیں اپنی طرف کھینچے گا۔پیغام وفاداری سے دو۔آخر تک برداشت کرو تو زندگی کے درخت کا پھل کھاؤ گے اور زندگی کا پانی پیو گے۔

ب۔اگر چہ جسم کی گناہ سے بھری خواہشات آزمائش لاتی ہیں، ہر مسیحی کا نصب العین کیا ہونا چاہیے؟
اپطرس 2,15:4; افسیوں 24-17,22

....

خدا اپنے پیروکاروں سے زیادہ کی توقع رکھتا ہے بہ نسبت جتنا بہت سے اسے محسوس کرتے ہیں۔اگر ہم آسمان کی اُمیدیں کچی بنیاد پر نہیں بنائیں گے تو ہمیں جو کچھ بائبل میں لکھا ہے اُسے قبول کرنا چاہیے اور اعتماد کرنا ہے کہ خدا جو کچھ کہتا ہے وہ کرتا ہے۔اگر ہم خدا کے کلام کے مطابق معیار پر پورا نہیں اُتریں گے تو خدا کے دن پر ہمارے پاس کوئی بہانہ نہیں ہوگا۔

گفتگو ایک کام ہے جس کی بیشتر قدر نہیں کرتے ۔ یہ کوئی چھوٹا کام نہیں کہ زمینی گناہ کو پسند کرنے والوں کو تبدیل کیا جائے اور خدا کے ناقابلِ بیاں پیار کے بارے سمجھایا جائے۔ جب کوئی ان چیزوں کو سمجھ جاتا ہے تو اُسکی پرانی زندگی نفرت انگیز ہو جاتی ہے۔ وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ وہ اپنی پہلی خوشیوں سے دستبردار ہو جاتا ہے۔اُسکا ذہن نیا،نئی محبت،نئی دلچسپی اور نئی مرضی ہو جاتی ہے۔

3- چند عادات جن پر قابو پانا ہے۔

الف۔ پطرس کونسے بڑے لالچ کا ذکر کرتا ہے جو عام ہے اور جس پر قابو پانا مشکل ہے؟ اپطرس 3:4

....

نفس پرستی: جو آزادیاں اس بدعنوان دور میں ہیں وہ مسیح کے پیروکاروں کیلئے کسوٹی نہیں۔ فیشن کی یہ بے تکلف نمائش مسیحیوں میں نہیں ہونی چاہیے۔ اگر عیاشی، زنا کاری، آلودگی روزمرہ کا کام ہے اُن میں جو سچائی کو نہیں جانتے تو پھر مسیح کے پیروکاروں کیلئے کتنا ضروری ہے کہ وہ اس گروہ سے بالکل مختلف ہوں جو وحشی جذبات رکھتے ہیں۔

شراب نوشی: بدپرہیزی سے بچنے کا واحد طریقہ شراب نوشی وغیرہ سے دور رہنا ہے۔ جو اس پر غالب آئے گا اُس کا نام زندگی کی کتاب سے کاٹا نہیں جائیگا۔

رنگ رلیاں، ضیافتیں: اقرار کرنے والے مسیحی جو کردار کے سطحی ہیں اور تجربہ کے لحاظ سے مذہبی ان کو شیطان فریب دینے کیلئے استعمال کرتا ہے۔ یہ گروہ ہمیشہ تفریح طبع کیلئے تیار رہتا ہے اور اُن کا اثر دوسروں کیلئے باعث کشش ہوتا ہے۔ وہ فرق محسوس نہیں کرتے کہ یہ شیطان کی ضیافتیں ہیں تاکہ مسیحیوں کو کردار کا سفید لباس پہننے سے روکے۔ بائبل کے مطابق چلنے والے مسیحیوں کو ان دعوتوں میں آنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ وہ الجھن میں پڑجاتے ہیں کہ کیا مسیحی کیلئے یہ جائز ہے؟

جنہوں نے صحت کی اصلاح کو اپنایا ہے ہر مضر صحت اشیا کو ترک کر چکے ہیں لیکن وہ جی بھر کر کھالیتے ہیں۔ جب کھانے کیلئے بیٹھتے ہیں تو زیادہ کھالیتے ہیں۔

بھوک سے زیادہ کھانے کا معدہ پر کیا اثر ہوتا ہے؟ وہ کمزور ہو جاتا ہے۔ ہضم کرنیوالے عناصر کمزور ہو جاتے ہیں اور بیماری کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

وہ بُرا محسوس کرتے ہیں اور اُنہیں محسوس ہوتا ہے کہ اُنکے بچے بڑے بُرے ہیں۔ وہ اُن سے آہستہ بات نہیں کر سکتے نہ ہی خصوصی پیار سے۔ چاروں طرف بیماری کے اثرات ہوتے ہیں جو کہ اُنکی کمزوری کا نتیجہ ہوتا ہے۔

مکروہ بُت پرستی: اُنہیں بت پرستوں کے مطابق نہیں کرنا تھا، نہ ہی اُنکی مکروہ یادگاروں کو ماننا ہے۔ کتنی قیمتی دھات ہو، کتنا عمدہ کاریگر ہو، بُت کی عبادت سے متعلق تمام چیزوں کو تباہ کر دینا چاہیے۔

4- ہر جگہ اور ہمیشہ مسیح کی طرح

الف۔اس زندگی میں سب سے عام نتیجہ کیا ہوگا اگر ایک مرتبہ ہم نے خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا چن لیا؟ اپطرس 4,12:4

....

جب کہ آخری وقت نزدیک ہوتا جارہا ہے شیطان انسانی نمائندوں کو استعمال کریگا تا کہ ''دیوار بنانے والوں'' کو بُرا بھلا کہیں۔

خدا کے لوگ آنکھوں میں آنسو لئے بدکار لوگوں کو خدا کی شریعت کو روندنے کے بارے اگاہ کرینگے اور افسوس کے ساتھ حلیم بن کر خدا کے سامنے جھکیں گے۔ بدکار لوگ اپنی ہی فریاد کا مذاق اُڑائیں گے۔لیکن خدا کے لوگوں کا عذاب اور ذلت شہادت ہے کہ وہ گناہ کی وجہ سے کھوئی ہوئی کردار کی طاقت اور شرافت کو دوبارہ حاصل کررہے ہیں۔

ب۔جب ہر مسیحی کا تمسخر اُڑایا جارہا ہو تو اُسے کیا یاد رکھنا چاہیے؟ اپطرس 5,13-16:4; 2 پطرس 12:2

....

ج۔جب ہمارا تمسخر اُڑانے والے ترقی کررہے ہوں اور دوسری طرف اُن کے ساتھ کچھ بُرا ہو جاتا ہے تو ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟ اُن کے متعلق کیا خیال ہے جو ہمارے ساتھ بُرائی کرتے ہیں؟
اپطرس 17-19:4; متی 44:5

....

د۔ جو لوگ ہمارا تمسخر اُڑاتے ہیں اُنکے بارے ہمیں ذہن میں کیا بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے اور ہم اس ذہنی حالت کو کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ اپطرس 6:4 افسیوں 3-5:2; 2 تمتھیس 24-26:2

....

جب آپ اُن سے ملیں جو سچائی سے حسد کرتے ہیں اور آپکے خیالات کے بارے آپکو شدید دبائیں، پہلے اُن سے اُس مسئلہ پر بات کریں جس پر آپ متفق ہوسکتے ہیں۔اُن کے ساتھ دُعا کریں۔ وہ اور آپ آسمان کے رابطہ کے قریب ہو جائیں گے۔حسد کمزور پڑ جائیگا اور دل تک رسائی ہو جائے گی۔

جمعرات　　　　　　　　　　　　　　　　جون 6

5- تمام حالات میں یاد رکھنا

الف ۔ بے شک ہم خوشحال ہوں، صحت منداور خوش ہوں یا پھر بیمار، غمگین اور نقصان اُٹھا رہے ہوں، ہمیں ہمیشہ کیا یاد رکھنا ہے؟ ا پطرس 7:4

اگر ہم اپنے شکوک اورخوف سے مشورہ کریں یا ہر چیز کو جسے ہم واضح دیکھ نہیں سکتے حل کرنے کی کوشش کریں تو ہماری فکریں بڑھ جائیں گی اور گہری ہوجائیں گی۔لیکن اگر ہم بے بسی محسوس کرتے ہوئے اور دست نِگر جو کہ ہم ہیں اور حلیم اور ایمان کے ساتھ خدا کے پاس آئیں جو لامحدود علم کا مالک ہے، جو اپنی مرضی سے ہر چیز پر حکمران ہے وہ ہماری پکار سُنے گا اور ہمارے دلوں پر روشنی چمکنے دے گا۔ دُعا کے ذریعے لامحدود سے رابطہ رکھیں۔ ہمارے پاس ثبوت تو نہیں کہ ہمارا نجات دہندہ ہمیں پیار سے دیکھ رہا ہے یا نہیں لیکن وہ دیکھتا ہے۔

مستقل دُعا حصول کی شرط ہے۔ پطرس ایمانداروں سے کہتا ہے، ہوشیار رہو اور دُعا کرنے کیلیئے تیار۔(ا پطرس 7:4) بند نہ ہونے والی دُعا سے خدا کے ساتھ رشتہ نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ خدا کی زندگی ہم میں منتقل ہوجاتی ہے اور ہماری زندگی سے پاکیزگی واپس خدا تک پہنچ جاتی ہے۔

رسول کے الفاظ ایمانداروں کی ہدایت کیلیئے لکھے گئے اور ہر زمانہ کیلیئے۔ ان کی خاص اہمیت ہے اُن کے لئے جو اُس وقت زندہ ہوں جبکہ سب چیزوں کا خاتمہ ہونیوالا ہے۔ اُسکی نصیحتیں، اگاہیاں، ایمان اور حوصلے کیلیئے الفاظ کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔

جمعہ　　　　　　　　　　　　　　　　جون 7

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- مصیبت کے وقت مجھے ایمان کیساتھ کہاں جانا چاہیے اور کیوں؟

2- خدا ہمیں کس مقصد سے مصیبتوں سے گزرنے دیتا ہے؟

3- کیا میں ابھی تک دُنیاوی خواہشات کا غلام ہوں؟ اگر ہوں تو میں کتنے عرصہ تک مکمل سپردگی کا منصوبہ رکھتا ہوں؟

4- میرا تمسخر اُڑانے والے کے بارے میرا کیا رویہ ہونا چاہیے؟

5- جس طرح مجھے دُعا کرنی چاہیے اُس میں کونسی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟

سبق نمبر 11 سبت، جون 2024,15

پُر جوش محبت

حفظ کرنے کی آیت: ''سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ آپس میں بڑی محبت رکھو کیونکہ محبت بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے''۔ ا پطرس 8:4

محبت کے ذرائع میں عجیب طاقت ہوتی ہے کیونکہ وہ خدائی ہوتی ہے۔

اتوار جون 9

1- محبت کی گہرائی۔عظیم اطلاع دینے والا

الف۔گناہ نے ہماری محبت کی گہرائی کو کس طرح مسخ کر دیا ہے؟ پیدائش 12:3

....

حوا سے آدم کی محبت نے، پیار، شکر گزاری، خالق سے وفاداری، سبکو مغلوب کر دیا۔وہ اُس کا حصہ تھی۔وہ اُس کی جدائی کے تصور کو بھی برداشت نہ کرسکتا تھا۔(جب تک اُس نے ممنوعہ پھل نہ کھالیا) اُس نے مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ اُسکے ساتھ رہیگا۔اگر وہ مرجائے تو وہ بھی اُسکے ساتھ مرجائے گا۔

بعد میں خدا کے سامنے نہ تو اپنے گناہ سے انکار کرسکتا تھا اور نہ کوئی بہانہ۔ندامت ظاہر کرنے کی بجائے اُس نے اپنی بیوی پر الزام لگانے کی کوشش کی اور پھر خدا پر۔

ب۔یہ طے کرنے کا کہ میں ایک سچا مسیحی ہوں سادہ ترین طریقہ کیا ہے ا یوحنا 9:2;20:4; یوحنا 35:13

....

ایک رات ایک خواب کے دوران لوگ ایک مذہبی عبادت کیلئے جمع تھے۔ایک آدمی آیا اور ایک تاریک کونے میں بیٹھ گیا اور کچھ مشاہدہ کرنے لگا۔ایک روح بھی آزاد نہ تھی۔خدا کی روح وہاں موجود تھی۔اس کے بعد کچھ الفاظ بولے گئے۔یہ بات واضح ہوگئی کہ جو لوگ سچائی پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے تھے اُن کے دلوں میں مسیح کی محبت نہ تھی اور مسیح کی روح کی بھی موجودگی نہ تھی۔اکٹھے ہونے سے کوئی بھی تازہ دم نہیں ہو رہا تھا۔

عبادت ختم ہونے والی تھی اجنبی اُٹھا اور ایک افسردہ اور رونے جیسی آواز نے سب کو بتایا کہ اُن کے دلوں میں اور اُن کے تجربہ میں بھی مسیح کے پیار کی بڑی کمی تھی۔

2- محبت کے اصول سمجھنا

الف۔ اس دُنیا میں محبت کا تصور کس اصول پر بنایا گیا ہے؟ لوقا 32-34:6

....

ب۔ سچی الٰہی محبت کس اصول پر بنائی گئی ہے؟ متی 44,45:5; یوحنا 13:15; ایوحنا 7-11:4

....

محبت، تحریک سے بڑھ کر ہے، ایک جذبہ۔ یہ ایک زندہ، کارگر، کام میں آنیوالا اصول ہے۔ اس کے دلی خیال نہیں بلکہ مرضی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ ذہن کا سخت قصد ہے جسے فتح کیا جاتا ہے اور نرم کیا جاتا ہے جو لامحدود کی طاقت کو تھامتا ہے یہ کہتے ہوئے، میں مرتے دم تک تیری خدمت کرونگا۔

اگر ہر کوئی خدا کی بادشاہت اور راستبازی تلاش کرنے کیلئے مسیح کا کام کرے تو آسمان پر جانے کا راستہ کتنا آسان ہوجائے گا۔ خدا کی برکات روح کے اندر بہیں گی اور خدا کی تعریف مسلسل آپکے لبوں پر ہوگی۔ پھر آپ اصول سے خدا کی خدمت کریں گے۔ آپکے دلی خیالات ہمیشہ خوش فطرت نہیں ہوسکتے۔ آپکے تجربہ کے گرد بادل ہوسکتے ہیں لیکن مسیحی اُمید کی بنیاد ریت پر نہیں ہوتی۔ جو اصول پر عمل کرتے ہیں وہ خدا کا جلال سایہ سے آگے دیکھیں گے اور خدا کے یقینی وعدہ پر آرام کریں گے۔ راستہ کیسا تاریک کیوں نہ ہو اُنہیں خدا کی تعظیم کرنے سے نہیں روکا جائیگا۔ آفت اور آزمائش اُنہیں اپنے پیار اور ایمان کی سنجیدگی دکھانے کا موقع فراہم کریں گے۔

ج۔ بپتسمہ حاصل کرنے کے بعد بھی معاف کرنے میں سخت، پیار نہیں دکھاتے، ہم میں برداشت نہیں تو پھر ہم میں کس بات کی کمی ہے؟ رومیوں 7-10:8; ایوحنا 8:4

....

سچی تقدیس ایمانداروں کو مسیح سے جوڑ دیتی ہے اور ایکدوسرے کو ہمدردی کے بندھن میں۔ یہ اتحاد دل میں مسلسل بچوں جیسا پیار جاری رکھتا ہے اور پھر ایک دوسرے کیلئے پیار کا سبب بنتا ہے۔ وہ صفات جو سب میں ہونا ضروری ہیں وہ مسیح کے کردار کی تکمیل ہے۔ اُس کا پیار۔

یہ سب سے بڑا اور مہلک دھوکہ ہے کہ فرض کرلیا جائے ایک آدمی اپنے بھائیوں سے مسیح جیسا پیار اپنائے بغیر ابدی زندگی پر ایمان رکھے۔

3- ایک اصول جسے سیکھنا ہے

الف۔ کونسا پاک حکم پطرس ہمیں سیکھنے کا حکم دیتا ہے اور اُسے روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے کیلیئے کہتا ہے؟ ۱پطرس 8:4 (پہلا حصہ) ;1:22

....

ب۔ کس لحاظ سے محبت ''بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے؟
۱پطرس 8:4 (آخری حصہ) بمقابلہ امثال 9:17; یعقوب 19,20:5

....

اگر آپ سوچتے ہیں کہ آپکے بھائی نے آپکو ناراض کیا ہے، تو بڑے پیار سے، فیاضی سے اُسکے پاس جائیں، ہوسکتا ہے آپ میں میل ملاپ ہو جائے۔ جب آپ غلطی کی بابت بات کریں ذہن میں یاد رکھیں کہ آپ مسیح کے مقدسوں میں سے کسی سے بات کر رہے ہیں۔ اُس آدمی کے پاس جائیں جسکو آپ غلط سمجھتے ہیں اور اکیلے میں اُس سے بات کریں۔ اگر آپ معاملہ حل کر لیتے ہیں تو آپ نے بھائی کی غلطیوں کو ظاہر کیئے بغیر جیت لیا ہے۔ یہی بہت سے گناہوں پر پردہ ڈالنا ہوتا ہے۔

کلام صاف طور پر سکھاتا ہے کہ جو غلطی پر ہو اُس سے بڑی سوچ سمجھ سے اور برداشت سے پیش آئیں۔ اگر صحیح طریقہ اپنا لیا جائے تو سخت دل بھی مسیح کیلیئے جیت لیا جائیگا۔ مسیح کا پیار بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اُس کا فضل کبھی نہیں چاہے گا کہ کسی کی غلطی کو ظاہر کرے جب تک اُسکی مثبت ضرورت نہ ہو۔

رسول لکھتا ہے کہ سب سے بڑھ کر آپس میں بڑی محبت رکھو۔ (۱پطرس 8:4) کسی بھائی یا بہن کے خلاف باتیں نہ سُنیں۔ بہت محتاط رہیں کہ آپ اپنے پڑوسی کے خلاف کس انداز سے الزام لگاتے ہیں۔ الزام لگانے والے سے پوچھا جائے کہ کیا اُسنے اس معاملے کے بارے خدا کا کلام پڑھا ہے۔ مسیح نے بہت سی ہدایات دی ہیں کہ کیا کرنا چاہیے۔ اپنے بھائی کے پاس جائیں اور اُسے اُسکی غلطی بتائیں لیکن صرف اُسکے اور آپ کے درمیان۔ اس سے اپنے آپکو بری نہ کریں یہ کہہ کر کہ جس پر الزام لگایا گیا ہے اُسکے اور میرے درمیان کوئی رنجش نہیں ہے۔ مسیح نے جو اصول دیئے ہیں بہت واضح ہیں اسلیئے یہ بہانہ درست نہیں۔

جس پر الزام لگایا گیا ہو اور آپ کے درمیان کوئی رنجش ہے یا نہیں مسیح کی ہدایت وہی ہے۔ آپکے بھائی کو مدد کی ضرورت ہے۔ کسی اور کو نہ بتائیں۔ اُسے بات کی وضاحت کرنے کا موقع دیں۔

4- محبت کا ایک اہم پھل

الف۔ کردار کی کونسی خصلت کو پطرس دل میں پیار کی علامت کہتا ہے؟ 1پطرس 9:4

....

ب۔ مہمان نوازی ایک مسیحی اہم خوبی کیوں ہے؟ عبرانیوں 2:13; رومیوں 13:12

....

جو مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اُن میں بھی مہمان نوازی کی کمی ہے۔ ہمارے اپنے لوگوں میں مہمان نوازی پر اتنا دھیان نہیں دیا جاتا جتنا دینا چاہیے، ایک استحقاق اور برکت۔ ملن ساری کی کمی ہے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ اس میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خدا اس خودغرض دلچسپی سے ناخوش ہوتا ہے۔ جو میرے اور میرے خاندان کیلئے ہوتی ہے۔ ہر خاندان کو جس میں اس قسم کی روح پائی جاتی ہے اُسے تبدیل ہونا ہوگا اور مسیحی زندگی کے اچھے اصولوں کو اپنانا ہو گا۔ جو اسے اپنے تک محدود رکھتے ہیں، جو مہمانوں کی خاطر تواضع پسند نہیں کرتے بہت سی برکات کھودیتا ہے۔

میں ایسے لوگوں سے بھی واقف ہوں جو اچھی حیثیت رکھتے ہیں لیکن اُنکے دل خود سے پیار اور خودغرضی سے گھرے ہوئے ہیں۔ وہ صرف اپنے لئے جیتے ہیں۔ دوسروں کیلئے نیکی کا کام کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اپنی ذات اُن کا صنم ہے۔ ابدیت کیلئے ہفتے، مہینے اور سال گزر گئے ہیں لیکن آسمان میں اُنکا دوسروں کیلئے نیکی کے اعمال، بھوکے کو کھانا کھلانے، ننگے کو کپڑا پہنانے اور اجنبی کو اندر لانے کا کوئی ریکارڈ نہیں۔

ج۔ بہت سے مسیحی خاندان کس طرح جعلی مہمان نوازی کی نمائش کرتے ہیں؟ ایوب 4:1 2سلاطین 20:15-13

....

ایسے مہمانوں کیلئے جو خاص خدا کے بندے ہوں اور اُنہیں وقت کی بھی ضرورت ہو تیاری نہ کرنا مسیح سے انکار کرنا ہے۔

غیرضروری فکرات اور بوجھ جو نمائشی تفریح طبع کیلئے ہو اپنی خواہشات کو مہمانوں کی خاطر پیدا کیا جاتا ہے۔ کھانے کی میز کو سجانے کیلئے عورت کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ مختلف قسم کے کھانوں سے جو تیار کئے جاتے ہیں، مہمان ضرورت سے زیادہ کھا جاتے ہیں اور بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ پرتکلف دعوتیں ایک بوجھ اور ایک ستم ہے۔

جمعرات جون 13

5- سچی مسیحی خدمت

الف۔محبت کے ایک پہلو کا نام لیں جس سے ایک سچے مسیحی کی زندگی کا اظہار ہوتا ہے؟ اپطرس 10:4

....

خدا نے ہر آدمی کو اُسکی لیاقت کے مطابق کام سپرد کیا ہے۔تعلیم اور مشق کے ذریعے اشخاص کو تیار کیا جاتا ہے تاکہ سخت ضرورت کے وقت کام آئے۔اس کیلئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ اُس کو موزوں ذمہ داری سونپی جائے۔

نوجوانوں کو خاص طور سے محسوس کرنا چاہیے کہ اپنے ذہنوں کو تربیت دیں تاکہ خدمت کے مواقعوں سے قابلِ قبول خدمت کر سکیں۔ ہر ایک کو خدا کی نگہبانی میں اپنے موقعوں کو ترقی دے سکیں تاکہ ہر ممکن مکاشفہ یا سائنس کی ضرورت پوری ہو۔

ہر توڑا جو انسانوں کو دیا گیا ہے کام میں لانا ہے تاکہ قیمت میں بڑھے اور سارا اضافہ خدا کو لوٹا دینا چاہیے۔اگر آپ کی عادت، آواز اور تعلیم میں کمی ہے تو ہمیشہ اس حالت میں نہ رہیں۔آپکو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے تاکہ اپنی تعلیم کو اور مذہبی تجربہ کے معیار کو بلند کر سکیں۔خدا کوئی ایسا طریقہ مہیا نہیں کرتا جس سے لاپرواہی کے کام میں بہانہ بنایا جائے، پھر بھی اُسکو اس قسم کے کام کی پیشکش کی جاتی ہے جو اُسکے کام کیلئے ہے۔لیکن یہ اُسکے لئے قابلِ قبول نہیں۔

ب۔ہماری پوری خدمت کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ اپطرس 11:4; کلسیوں 23:3

....

جمعہ جون 14

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- الٰہی محبت اور دُنیاوی محبت میں کیا فرق ہے؟

2- مسیحی محبت کی بُنیاد میں کونسا اصول ہے؟

3- میں اپنے اندر مہمان نوازی کی عادت کیسے پیدا کر سکتا ہوں؟

4- کونسی مسیحی خدمت میرے لئے اچھی ہوگی کہ میں اُسکی ترقی کیلئے کام کروں؟

5- میں کیسے یقینی بنا سکتا ہوں کہ میرا کام خدا کیلئے ہے نہ کہ وقتی ہے؟

سبق نمبر 12 — سبت، جون 22 ,2024

کلیسیا کے رہنماؤں سے ایک اپیل

حفظ کرنے کی آیت: ''پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تا کہ وہ تمہیں وقت پر سر بلند کرے''۔ 1پطرس 6:5

جنہوں نے نمائندہ کی حیثیت سے کام کیا ہے تمام شریف مسیحی نہیں۔ ایک موثر روح ہے جو دوسروں پر فوقیت حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔

اتوار — جون 16

1- ایک تجربہ جس کی ہر رہنما کو ضرورت ہے

الف۔ پطرس رسول سچا پادری کب بنا جو دوسرے لوگوں کی فکر کیلئے تیار تھا؟

متی 75:26; یوحنا 15-17:21; 1پطرس 1:5

....

پطرس نے مردِ غمناک کا انکار کیا لیکن بعد میں توبہ کی اور دوبارہ تبدیل ہو گیا۔ اُس نے سچی ندامت محسوس کی اور پھر اپنے نجات دہندہ کے سپرد ہو گیا۔ اُس نے آزمائے جانے والوں پر ترس کھایا۔ وہ حلیم ہو گیا اور کمزوروں اور غلطی کرنے والوں کا ہمدرد بن گیا۔ وہ مغروروں کو آگاہ کر سکتا تھا اور اپنے بھائیوں کو مضبوط بنانے کیلئے فٹ۔

ب۔ اسی طرح، ہر پادری اور کلیسیا کے رہنما کو آج کیسا تجربہ ہونا چاہیے؟ یوحنا 3:3-1

....

نیکدیمس اس انٹرویو کے بعد تبدیل ہو گیا۔ مسیح کے الفاظ حقیقت میں کانفرنسوں کے پریذیڈینٹ صاحبان، کلیسیاؤں کے ایلڈروں اور ہمارے اداروں میں سرکاری حیثیت رکھنے والوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے ''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں، جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو، وہ خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھ سکتا''۔

خدا کی تبدیل کرنے والی طاقت خادموں کے دلوں میں بھی آنی چاہیے یا پھر اُنہیں کسی اور پکار (ملازمت) کو تلاش کرنا ہے۔

جب تک تبدیل نہیں ہو جاتے کلیسیائیں بیمار پڑ جائیں گی اور مرنے کے قریب ہو جائیں گی۔

2- اختیار کے ساتھ نصیحت دینا

الف۔کلیسیا کو ایک شخص کو خدمت کیلئے بلانے سے پہلے کیا سوچنا چاہیے،اور اُس شخص کو پکار قبول کرنے سے پہلے؟ اپطرس 2:5 (پہلا حصہ)

....

خدا نے بار بار بتایا ہے کہ نا قابل غلط فہمی کی شہادت کے بغیر کسی کی خدمت میں آنے کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔خدا اپنے گلہ کا بوجھ غیر تربیت یافتہ اشخاص کے ہاتھوں میں نہیں دیگا۔جنکو خدا بلاتا ہے اُنکا گہرا تجربہ ہونا چاہیے اور ایسے جو گلہ کی پرورش کر سکیں۔
ہر آدمی جو مُشیر کی ذمہ داریاں قبول کرتا ہے اُس وقت تک عقلمند نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے اندازہ کے مطابق کم نتائج نہ تصور کرے۔رہنما کی حیثیت کو قبول کرنے سے پہلے یہ تبدیلی ہر آدمی میں ہونی چاہیے۔

ب۔خدا کے تاکستان میں کام کرنے والے کو پطرس نے کس خطرے سے اگاہ کیا تھا؟ اپطرس 2:5

....

جنکو خدا نے حقوق دیئے ہیں اُنکو ارادے کے ساتھ محروم کرنا تاکہ بڑی تنخواہیں حاصل کر سکیں شیطانی ذہن کا کام ہے۔اُن پر کم انحصار کیا جا سکتا ہے جو اس جال میں پھنس چکے ہیں جب تک اُنکی مکمل طور پر تجدید نہیں ہو جاتی۔اور وہ مکمل تبدیل نہیں ہو جاتے۔
جن آدمیوں پر اعتقاد کیا جاتا ہے اُنکو ذرائع کو مدنظر رکھنا ہے جس سے خدا کی آمدنی کو استعمال کیا جائے۔

ج۔خدا کے آمدنی کے ذرائع کو استعمال کرنا کسی ایک شخص کی ذمہ داری نہیں ہونی چاہیے۔خرچ کئے گئے ایک ایک ڈالر کا حساب دینا چاہیے۔خدا کے ذرائع کو وقت پر۔

....

ہمارے اداروں میں کام کرنے والوں کو اچھی تنخواہ ملنی چاہیے۔اگر کام کرنے والوں کو مناسب تنخواہیں ملیں تو وہ عطیات بھی دے سکتے ہیں۔یہ صحیح نہیں ہوگا کہ کچھ کو دوسروں سے زیادہ ملے جو اہم اور وفاداری سے کام کر رہے ہیں کم ملے۔

3- زیادہ حلیمی کے رویہ کی ضرورت ہے

الف۔جن بھائیوں کی ذمہ داری بھاری ہے اُن میں مسائل کی اصل وجہ کیا ہے؟ ا پطرس 3:5; 3 یوحنا 9

....

غالب آنے کی روح ہمارے کانفرنسوں کے صدر صاحبان میں بھی آ گئی ہے۔اگر ایک آدمی کو اپنے اختیارات کی یقینی اُمید ہے اور وہ اپنے بھائیوں پر حاکمیت جتانا چاہتا ہے یہ سمجھ کر کہ اُسکو اختیار اپنی مرضی سے استعمال کرنے کیلئے دیا گیا ہے۔بہترین اور محفوظ طریقہ یہ ہے کہ اُس کو اُس منصب سے ہٹا دیا جائے ایسا نہ ہو کہ بڑا نقصان ہو جائے اور وہ اپنی اور دوسروں کی زندگیاں بھی خطرے میں ڈال لے۔

ب۔تمام مقامی کلیسیاؤں کے رہنماؤں اور ایلڈر صاحبان سے اپیل کی جاتی ہے، اگر اس پر عمل کریں تو غرور اور ذاتی اہمیت کی روح اعلیٰ حیثیت کے بھائیوں میں رُک جائے گی؟ ا پطرس 2:5 (پہلا حصہ) ا کرنتھیوں 6:5-2

....

بعض نے تعلیم اسلیئے حاصل کی ہے تا کہ وہ مشورے کے متعلق کچھ لکھ سکیں اور اُن سے جب مشکل جگہیں ہوں مشورہ حاصل کیا جائے۔لیکن جو ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں ہمارے مختلف اداروں میں کہ وہ آدمیوں پر انحصار کریں۔ایک کمزور تجربہ اُن کیلئے اچھا نہیں ہوگا جنکو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ مکمل دوسروں پر انحصار کریں۔

اعلیٰ حیثیت کے ذمہ دار آدمیوں کی طاقت کو نہ دیکھیں کیونکہ اُنکو اپنے خصوصی اختیار میں خدا کی طاقت کی شہادت دینے میں خطرہ ہے۔ ہماری کلیسیائیں کمزور ہیں کیونکہ اُنہیں دوسروں پر انحصار کرنے کیلئے تعلیم دلوائی جاتی ہے۔ ہزاروں ڈالر غیر ضروری طور پر خرچ کئے جاتے ہیں تا کہ باحیثیت آدمیوں کو چھوٹی مشکلات حل کرنے کیلئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر تبدیل کیا جاتا ہے۔

ج۔کم تجربہ رکھنے والے کارکنوں کی بصیرت بڑھانے میں کیا چیز مدد کرے گی۔ایک مثال دیں جس سے اس کمی کے باعث ناکامی ہوئی؟ ا پطرس 5:5; اسلاطین 12:8-16,6; لُوقا 39:6

....

نوجوان ایک طاقتور اثر ڈال سکیں گے اگر وہ اپنے غرور اور خود غرضی کو ترک کر دیں اور خدا کیلئے اپنے آپکو مخصوص کر دیں۔

نوجوان سکھانے والی روح اپنے اندر پیدا کریں تا کہ اُن کی کوششوں سے فائدہ اُٹھا سکیں جو اُنکی مدد کرنا چاہتے ہیں۔

4- پطرس کی حلیمی کی مثال

الف۔ہم کیسے جانتے ہیں کہ ایک مرتبہ کی خدا کے ساتھ گفتگو کسی پادری بننے یا ایک ایماندار بننے کیلئے کافی نہیں؟ 2 کرنتھیوں 5:13; عبرانیوں 13:3

....

بعد میں جب پطرس انطاکیہ گیا تو اپنی دانائی کے روّیہ سے بہت سے غیر اقوام کے تبدیل شدہ کا اعتماد حاصل کر لیا۔کچھ دیر تک اُس نے آسمان سے دی گئی روشنی کے مطابق کام کیا۔تبدیل شدہ غیر اقوام کے میل جول سے وہ اپنے حسد پر غالب آ گیا۔لیکن جب یہودی یروشیلم سے آئے اور اُنہوں نے رسمی شریعت پر زور دیا تو اُس نے اپنا طرزِ عمل تبدیل شدہ بت پرستوں کی طرف بدل لیا۔اس کمزوری کا غیر قوموں کے ایمانداروں پر بہت دردناک اثر ہوا۔اس سے کلیسیا میں تقسیم ہونے کا خوف پیدا ہو گیا۔

ب۔جب کسی غلطی یا خادم، بائبل ورکر یا کلیسیا کے رہنما کے رویہ کا کلیسیا میں اُلجھن پیدا کرتا ہے تو اُنکی ملامت کیسے کرنی چاہیے؟ گلتیوں 14:2; 1 تمتھیس 20:5

....

ج۔جب عوام میں ایک تبدیل شدہ رہنما کو ملامت کیا جائے تو اُس کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟
1 پطرس 5:5 (دوسرا حصہ) ,6; یعقوب 16:5

....

پطرس کے دہرے عمل نے کلیسیا میں تباہی مچا دی۔ پولوس نے کلیسیا کی موجودگی میں دریافت کیا اور پطرس کو اس بارے ملامت بھی کی۔

پطرس نے فوراً اپنی غلطی کو تسلیم کیا اور فوری اس نقصان کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جو کچھ اُس سے ہو سکتا تھا۔خدا نے جو شروع سے آخر تک سب کچھ جانتا ہے پطرس پر کردار کی کمزوری ظاہر کی تا کہ پرکھے جانے والا رسول یہ جان سکے کہ اُس میں ایسا کچھ نہ تھا جس پر وہ فخر کر سکے۔بہترین انسانوں کو اگر اُنکے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ انصاف میں غلطی کر ڈالیں گے۔

صحیح اُصولوں سے ہٹ جانے کی تاریخ اُن آدمیوں کیلئے آگاہی ہے جو اچھی حیثیت میں بااعتماد طریقہ سے خدا کیلئے کام کر رہے ہیں۔جتنی زیادہ ذمہ داریاں انسان کے سپرد کی جائیں گی اتنے زیادہ اس کے پاس مواقع ہونگے کہ وہ قابو پا سکے اور یقیناً اُس سے زیادہ نقصان ہوگا۔

5- فکرمند کارکنوں کیلئے حوصلہ

الف۔خوشخبری پھیلانے والوں کی زندگی میں حوصلہ شکنی کا کونسا اکثر ایک سبب ہوتا ہے؟ اپطرس 5:5(آخری حصہ)

....

ہمارے پاس بہت سے حساس طبیعت خادم ہیں، تجربہ کے لحاظ سے کمزور، مسیحی فضل میں کمی رکھنے والے جو آسانی سے پست ہمت ہوجاتے ہیں۔اس کام میں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو تکلیفوں اور آزمائشوں کے وقت گھبرائیں گے نہیں نہ شکایت کریں گے نہ بڑبڑائیں گے یہ جانتے ہوئے کہ یہ اُس ورثہ کا حصہ ہے جو مسیح نے اُن کیلئے چھوڑا ہے۔اُنہیں مسیح کے اچھے سپاہیوں کی طرح بوجھ اُٹھانا ہے۔

ب۔جب کلیسیا میں مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے شیطان ہمیں پست ہمت کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ہمیں کونسے وعدے کو یادرکھنا ہے؟ اپطرس 4,7:5

....

مسیح کے نام میں درخواستیں کرنے سے کوئی چیز ہمیں روک نہ سکے یہ اعتقاد رکھتے ہوئے کہ خدا ہماری سُنتا ہے اور وہ ہمیں جواب دے گا۔حلیم بن کر اپنی مشکلات خدا کے سامنے لے جائیں۔یہ ایک بڑا کام ہے۔ہم ایک دوسرے سے مشورہ کرسکتے ہیں اور خدا کے ساتھ بھی۔ہمیں گوشت کو اپنا بازو نہیں بنانا ہے۔اگر ایسا کریں گے تو جھوٹا بے ایمان ہمارے اندر آجائیگا اور ہمارا ایمان ختم ہوجائے گا۔
سچے چرواہے کی روح کا مطلب اپنے آپکو بھلا دینا ہے۔ایسا کرنے سے وہ خدا کے کام کرے گا۔بوجھ اُٹھانے والے کے تعاون سے وہ اپنی محبت اُن سے بانٹے گا، اُنکی فکروں میں اُنکو تسلی دے گا، اُنکی بھوکی روح مٹادے گا اور اُنکے دلوں کو خدا کیلئے جیت پائیں گے۔

ذاتی نظرثانی کے سوالات

1- آخری مرتبہ میں کب کلوری کی صلیب کے سامنے آنکھوں میں آنسو لئے ہوئے گھٹنے نشین ہوا؟
2- کیا میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر میری حیثیت بڑھ جائے تو میں خدا کیلئے زیادہ کرسکتا ہوں؟
3- میرے ذہن میں کلیسیا کے اندر اعلیٰ حیثیت لینا کیوں نہیں آتا؟
4- اُن لوگوں کے ساتھ میرا رویہ کیسا ہے جو میری غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں؟
5- میں اپنے پست ہمتی کے لمحات میں اپنے آپکو مجرم کے طور کس کو تکتا ہوں؟

سبق نمبر 13 سبت، جون 29, 2024

سنجیدہ بنو، بیدار رہو

حفظ کرنے کی آیت: ''تم ہوشیار اور بیدار رہو، تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے''۔ ۱پطرس 8:5

آدم کے دنوں سے لے کر آج تک عظیم دُشمن اپنی طاقت بر بادی کیلئے استعمال کر رہا ہے۔ اب وہ کلیسیا کے خلاف اپنی آخری مہم چلا رہا ہے۔

اتوار جون 23

1- جاننا کہ وہ کس بارے بات کر رہا تھا

الف۔ پہلے خط کے آخر میں پطرس نے کونسی سنجیدہ ملامت لکھی؟ ۱پطرس 8:5

....

شیطان مسلسل اپنا کام کر رہا ہے لیکن بہت ہی کم اُسکی سرگرمی اور فطرت کو جانتے ہیں۔ خدا کے لوگوں کو اپنے دشمن کو سمجھنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ اُسکے قدم کا شور نہیں ہوتا، اُسکی حرکت میں مکر ہوتا ہے اور اُسکی بیڑیوں پر غلاف چڑھا ہوتا ہے۔ وہ کھلے عام اپنے آپکو ظاہر نہیں کرتا ایسا نہ ہو کہ خدا کے لوگ بیدار ہو کر خدا سے دُعا کرنے لگیں۔

انسان، شیطان کا غلام ہے اور قدرتی طور پر اُسکا حکم ماننے کیلئے تیار رہتا ہے۔ اُس میں خود سے برائی کی مزاحمت کرنیکی طاقت نہیں۔ صرف مسیح کی طاقت سے شیطان کی طاقت کو محدود کیا جا سکتا ہے۔

ب۔ بعد میں پطرس نے کائفا کے محل میں کونسا بھید سیکھا جس سے مسیح کی پیشی کے وقت اُسے فتح میں مدد ملی؟ متی 38,40,41:26

....

خود اعتمادی بیداری اور حلیمی دُعا کو نظر انداز کرنے سے روکتی ہے۔ بیرونی آزمائشوں کو ترک کرنا ہے اور اندرونی دُشمنوں پر غالب آنا ہے کیونکہ شیطان اپنی آزمائشیں مختلف کرداروں اور مختلف مزاج کے لوگوں کیلئے پیش کرتا ہے۔

2- جانیں کہ آپکا دشمن کون ہے

الف۔ایک شیر کی خصوصیات جاننے کے بعد کوئی اور طریقہ بتائیں جس سے ہمارا دُشمن اکثر اپنے شکار تک پہنچتا ہے؟ 2 کرنتھیوں 14:11

....

شیطان مسلسل اُنکی بربادی کا سوچتا ہے جو اُسکے حربوں کو نہیں جانتے، پھر بھی دُعاؤں اور خدا پرست دوستوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔بعض نوجوان اچھے ارادے سے آتے ہیں کہ مسیحی زندگی بسر کریں گے لیکن کچھ دوستوں سے ہاتھ ملا لیتے ہیں جو اُنہیں شیطان کے جال میں پھنسا دیتے ہیں۔ دُشمن ہمیشہ گرج سے نہیں آتا بلکہ روشن فرشتے کی شکل میں آتا ہے۔آزمائش میں ڈالتا ہے جسے ناتجربہ کار پہچان نہیں سکتے۔

ب۔شیطان کن راستوں کے ذریعے کامیابی حاصل کرتا ہے خاص طور سے اس دور میں جب ایک کی موبائل فون اور انٹرنیٹ تک رسائی ہے؟ 1پطرس 11:2; 1یوحنا 16:2

....

بہت سے نوجوان سب کچھ پڑھتے ہیں جو اُنہیں مل جائے۔محبت بھری کہانیاں اور گندی تصویریں اُن پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ناولوں کے نتیجہ میں اُنکے تصورات گندے ہو جاتے ہیں۔خواتین کی تصاویر فضول بات چیت کرتے ہوئے آن لائن بھیجی جاتی ہیں۔تصورات سے دل گندہ ہو جاتا ہے۔ گندے تصورات سے ذہن خوشی محسوس کرتا ہے۔گھٹیا تصورات اخلاق کو گندہ کر دیتے ہیں،سبز باغ دکھانے سے جذبات کی لگامیں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔پھر گناہ اور جرم ہوتے ہیں جو خدا کی شبیہ میں بنے انسانوں کو وحشیوں کے معمار تک لے آتے ہیں اور آخر اُنہیں انتہائی تباہی کا سامنا ہوتا ہے۔اس لئے ایسی پڑھائی چھوڑ دیں اور ایسی چیزیں دیکھنا ترک کر دیں جن سے گندے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اخلاقی اور عقلی طاقتیں پیدا کریں۔

والدین سے اپیل ہے کہ اپنے بچوں کی پڑھائی اور انٹرنیٹ پر کنٹرول کریں۔

بھوک کے ذریعے شیطان ذہن بلکہ پورے جسم کو قابو کرتا ہے۔

بہت سی مسیحی مائیں جو اپنی مثال سے بچوں کی تربیت کر رہی ہیں اُن سے اُنہیں پیٹو اور شرابی بنا رہی ہیں۔بچے اکثر صحت کا خیال رکھے بغیر جس چیز کو چاہیں اور جب چاہیں کھاتے رہتے ہیں۔

3- فتح کا واحد راستہ

الف ۔ شیطان کی مزاحمت کیلئے ہر مسیحی کے پاس کیا ہونا چاہیے؟ ۱ پطرس 9:5 (پہلا حصہ) یعقوب 7:4

....

حوا نے خدا کے الفاظ پر اعتماد نہ کیا اور یہ اُس کے گرنے کا سبب بنا۔ انصاف کے وقت آدمیوں پر الزام نہیں ہوگا کہ اُنہوں نے ضمیر کے مطابق جھوٹ پر اعتماد کیا بلکہ اس لئے کہ اُنہوں نے سچ پر اعتقاد نہ رکھا اور سچ سیکھنے کے موقع کو نظر انداز کر دیا۔

جب اُنکے پاس صرف نظریہ ہو اور معمولی ایمان وہ کچھ بتا نہیں سکتے۔ اچانک آزمائش اُنہیں لہر کے ساتھ بہا لے جائیگی اور دُنیا کی طرف اُن کا دھیان ہو جائیگا۔

ب۔ بہت سے مسیحی اس دعویٰ کے بعد کہ وہ خدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں کس وجہ سے شیطان کیلئے آسان شکار بن جاتے ہیں؟ امثال 2:19؛ ہوسیع 6:4 (پہلا حصہ) مقابلہ کریں رومیوں 4:15;17:10

....

آزمائشیں اکثر ناقابلِ مزاحمت معلوم ہوتی ہیں۔ دُعا اور بائبل کے مطالعہ کو نظر انداز کرنے سے آزمائش میں گھرے فوری خدا کے وعدوں کو بائبل کے ہتھیاروں کے ساتھ یاد نہیں کر سکتے۔

ج۔ شیطان کے حملے میں گھرے ہوئے انسان کو کونسی سچائی حوصلہ دے سکتی ہے؟
۱ پطرس 9,10:5؛ 6,7:1؛ 2 کرنتھیوں 17:4

....

پطرس نے ایمانداروں کیلئے اُس وقت لکھا جب کلیسیا خاص آزمائش میں تھی۔ بہت سے پہلے ہی مسیح کے مصائب کا حصہ بن چکے تھے اور بہت جلد کلیسیا پر عذاب آنے والا تھا۔ شدید پھاڑنے والے بھیڑیے کلیسیا میں داخل ہونے والے تھے تا کہ گلہ کا لحاظ نہ کریں۔ لیکن اُن لوگوں میں پست ہمت ہونے کے آثار نہ تھے جن کا ایمان مسیح پر تھا۔ حوصلہ افزائی کے الفاظ سے اور خوش اخلاقی سے اُس نے ایمانداروں کے ذہن کو مائل کیا ایک پاک وراثت کی طرف۔

اُس نے جوش سے دُعا کی کہ خدا کے فضل نے مسیح یسوع میں اُنہیں بلایا ہے تا کہ ذرا سی تکلیف اُٹھانے کے بعد وہ تمہیں کامل اور مضبوط بنائے۔

4- بابل کی کلیسیا

الف۔ پطرس تاریخ میں کس وقت (قسط میں) بابل میں کلیسیا کے بکھرنے کا ذکر کرتا ہے جب زمینی طاقتوں نے اُنہیں دباؤ میں رکھا؟ دانی ایل 3:6-1; استر 3:8; اپطرس 13:5

....

ایک سرزمین میں جہاں بت پرستی عام تھی ایک خوبصورت اور بیش قیمت مورت دُورا کے میدان میں نصب کی گئی تاکہ بابل کی عظمت ظاہر ہو۔ ایک حکم نامہ جاری کیا گیا کہ اس کی تقدیس کے موقع پر ہر کوئی اسے سجدہ کرے۔ تاریکی کی طاقتوں کیلئے وہ ایک بڑی فتح تھی۔

خدا کا حکم اس کے برعکس تھا سب نے انسانی طاقت کی اس علامت کو سجدہ نہ کیا۔

آگ کی جلتی بھٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بادشاہ نے کہا کہ اگر تم نے پھر انکار کیا تو تمہارے لئے سزا ہو گی۔ لیکن عبرانی لوگوں نے آسمان کے خدا کی وفاداری کا ثبوت دیا۔

خدا کے بقیہ لوگوں کیخلاف بھی اسی قسم کا حکم دیا جائیگا جیسا اخسویرس نے یہودیوں کے خلاف دیا تھا۔ آج سچی کلیسیا میں دُشمن سبت ماننے والوں کو تلاش کر رہے ہیں اور مردکی کو جو گیٹ پر ہے۔

شیطان اُن کے خلاف حقارت آمیز غصہ دکھائے گا جو ہر دل عزیز روایات اور رسم و رواج کو قبول نہیں کریں گے۔

زمین اور جہنم کی طاقتوں نے مسیح اور اُسکے پیروکاروں کے خلاف صف آرائی کی ہوئی ہے۔ بت پرستوں نے سوچ رکھا ہے کہ اگر سچائی کی فتح ہوئی تو اُنکی عبادت گاہیں اور مذبحے توڑ دیئے جائیں گے۔ اس لئے اُس نے مسیحیت کو برباد کرنے کیلئے فوجوں کو بلا رکھا ہے۔

ب۔ آج بہت تھوڑی یا پھر بالکل ہی ایذا رسانی کیوں نہیں؟ یوحنا 19:15

....

یہ گناہ کے ساتھ سمجھوتے کے وجہ ہے اور کیونکہ خدا کے کلام کی سچائی کی بے پروائی سے عزت کی جاتی ہے، کیونکہ کلیسیا میں بہت کم خدائی ہے اور مسیحیت دُنیا میں واضح ہے۔ ایمان کی بحالی اور ابتدائی کلیسیا کی طاقت کی ضرورت ہے۔ عذاب کی روح بحال ہو گی اور عذاب کی آگ دوبارہ روشن ہو گی۔

جمعرات جون 27

5- خط کے آخر میں اسباق

الف۔خط لکھنے میں پطرس کی مدد کس نے کی؟ 1پطرس 5:12

....

ب۔ہم کیسے جانتے ہیں کہ سلوانس ایک چُست مشنری تھا، پطرس اور پولوس کے ساتھ مل کر کام کرتا تھا (جو یونانی گریمر اور خط لکھنے میں مدد دیتا تھا)؟ 2 کرنتھیوں 1:19؛ 1تھسلنیکیوں 1:1؛ 2تھسلنیکیوں 1:1 یہ مسز ایلن۔جی وائٹ کی زندگی کے متوازی کیسے تھا؟

....

مسز وائٹ لکھتی ہیں میرے خاوند کی زندگی میں وہ میری مدد کرتا تھا اور جو پیغامات مجھے ملتے تھے اُنہیں بھیجنے میں مشورہ دیتا تھا۔مواد کو دیکھنے کے بعد میرا خاوند گریمر کی غلطیوں کو درست کرتا تھا، دہرائی گئی باتوں کو خارج کر دیتا تھا۔پھر اسے بھیجے جانے والے شخص کے لئے چھاپا جاتا تھا۔
میرے خاوند کی وفات کے بعد وفادار ساتھیوں نے میری مدد کی لکھنے میں اور اشاعت میں۔جو رپورٹیں بھیجی جاتی تھیں میرے مددگار اُس میں کوئی اضافہ کرتے یا پیغام کے معنی تبدیل کرنے میں وہ سچی نہیں ہیں۔

ج۔رسول نے کونسا اچھا مسیحی رواج قائم کیا اور ایمانداروں میں آج بھی جاری رہنا چاہیے؟ 1پطرس 5:14

....

پاک سلام سچی محبت سے ہونا چاہیے۔یہ پاک بوسہ ہے۔یہ مسیحی رفاقت کی ایک نشانی ہے۔ جب جدا ہوں یا پھر جب کئی ہفتوں یا مہینوں کی جدائی کے بعد ملیں۔برائی کا کوئی نشان نہ ہو جب پاک بوسہ صحیح وقت اور صحیح جگہ پر ہو۔

جمعہ جون 28

ذاتی نظر ثانی کے سوالات

1- آزمائش میں گرنے سے پہلے اکثر خود اعتمادی کیوں پیدا ہوتی ہے؟

2- میرے جذبات اور بھوک کس طرح شیطان کے دھوکے کا شکار ہو جاتے ہیں؟

3- ذاتی اور تقدیس شدہ بائبل کا مطالعہ میری کس طرح مدد کرے گا؟

4- عوام کے ساتھ اچھے تعلقات میں اور غلط سمجھوتے کا مقابلہ کریں۔

5- میں کلیسیا کی خوشخبری پھیلانے کی ترقی میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟

پہلے سبت کا چندہ

April 6
for the Narang Mandi Church, Pakistan
(see p. 4.)

May 4
for World Missions
(see p. 25.)

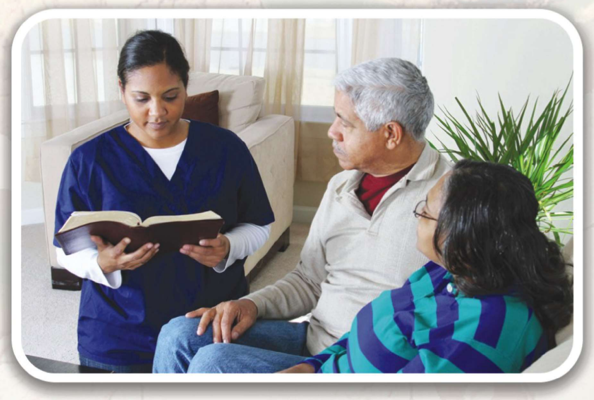

June 1
for a Foreign Mission Project in the Pacific Region
(see p. 46.)